خُدا اپنی شناخت اپنی خصوصیات سے کرواتا ہے

GOD IDENTIFYING HIMSELF BY HIS CHARACTERISTICS

مَیں یہاں، اپنے دوست جوزف بوز کو دیکھ کر، ایک طرح سے حیران ہو گیا تھا، اور مَیں گھوما اور اُس سے ہاتھ ملانے کیلئے تھوڑا سا وقت نکالا۔

(2) آئیں اب خُدا کے کلام میں، عبرانیوں، پہلے باب کی جانب بڑھتے ہیں۔ مَیں اِس کا ایک حصہ پڑھنا چاہتا ہوں، پہلی، دوسری، اور تیسری آیت، تا کہ آج رات کیلئے ایک مضمون لوں۔

اگلے زمانہ میں خُدا نے، باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے،

اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا، جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا، اور جس کے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کیئے؛

وہ اُس کے جلال کا پرتَو، اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر، سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے، اور وہ...... گناہوں کو دھو کر عالمِ بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا؛

(3) آئیں اب ہم دُعا کیلئے اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔ اور اب اُسکی الٰہی حضوری میں، اگر آپ کے پاس کوئی درخواست ہے جو آپ چاہتے ہیں کہ اُس کے حضور پیش کی جائے، تو صرف اپنے ہاتھوں کو اُوپر اُٹھا لیں، اور جو بھی آپ کی درخواست ہے، خُدا اُسے لے لیگا......

(4) ہمارے آسمانی باپ، ہم تیرے بیٹے، خُداوند یسُوع کے نام پر ایمان رکھنے کے باعث، اب تیرے تخت کے سامنے آ رہے ہیں۔ اور ہمیں یہ ضمانت دی گئی ہے، کہ، ''اگر ہم تیرے نام سے کُچھ مانگیں گے، تو وہ ہمیں مل جائیگا۔'' اور تُو ہماری تمناؤں اور ضرورتوں کو جانتا ہے، اور تُو نے یہ وعدہ کیا ہے کہ تُو ہماری تمام ضرورتوں کو پورا کریگا۔ لہٰذا، اے باپ، ہم ویسے ہی دُعا کرینگے جیسے تُو نے ہمیں سِکھایا ہے، ''تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔'' اور یہی ہماری درخواست ہے، اور آج رات، اِسے اپنی خواہش کے مطابق ہونے دے، اور ہمیں یہ شرف بخش

دے۔ اے خُداوند، آج رات، ہمارے درمیان، کلام کو، اور تمام منادوں کو اور سُننے والوں کو مسح کر، اور ہونے دے کہ رُوح القُدس اندر آئے اور کلام کو بیان کرے۔ ہم یہ اُسکے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

آپ تشریف رکھیں۔

(5) آنے والی صبح میں، میرا خیال ہے، کہ فُل گاسپل بزنس مین والوں کا بریک فاسٹ ہے۔ اکثر، اُن کے ہاں ایک جلاس ہوتا ہے، اور مُجھے اُنکے بریک فاسٹ کے موقع پر بولنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور اِس وقت، واحد یہی ایک ادارہ ہے، جو ایک تنظیم نہیں ہے، بلکہ یہی واحد گروپ ہے جس سے مَیں - مَیں تعلق رکھتا ہوں، جو کہ کرسچن بزنس مین ہے۔ اور اب مَیں اِن کیلئے، بین الاقوامی سطح پر بولتا ہوں۔

(6) اب، آج رات، ہم بھروسہ کررہے ہیں کہ یہ رفاقت بے فائدہ نہیں ہوگی۔ مَیں آپکے پاس، تھکی ہوئی حالت، اور خراب گلے کی صوررت میں آیا ہوں، اور ایسی صورتِ حال تھوڑی سی حلق کی نالی کی بدولت ہوئی ہے......

(7) مَیں ٹیوسان سے آیا ہوں جہاں واقعی موسم اچھا اور خُشک تھا، اور مَیں یہاں آیا ہوں اور یہاں یہ واقعی اچھا اور نم ہے، لہٰذا یہ اُس کے برعکس ہے۔ اگر آپ سب کو یہاں کافی پانی مِل گیا ہے، تو آپ اِسے ہمارے ہاں بھیج دیں، ہم آپکی حوصلہ افزائی کرینگے۔ لیکن بلا شبہ، آپ ایسا نہیں کرسکتے۔

(8) لیکن مَیں آپکو ایک بات بتاتا ہوں، بلکہ ایک مثال دیتا ہوں۔ دیکھیں ہماری - ہماری - ہماری تمام چیزیں جو ایری زونا میں ہیں، ہمارے درخت، تمام کانٹے دار ہیں۔ ہر ایک چیز کانٹے دار ہے۔ ایسا اسلیئے ہے کہ وہ ایک خُشک مقام ہے۔ اب اگر بالکل وہی درخت یہاں بڑھے، تو وہ اچھے خوبصورت پتّوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ دیکھیں، کیونکہ وہ وہاں بغیر پانی کے ہے، اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایک کانٹے دار درخت کی مانند بن جاتا ہے۔

(9) اور جب کلیسیا زندگی کے پانی کے بغیر بڑھ رہی ہوتی ہے، تو پھر یہ بھی خُشک اور کانٹے دار ہوتی ہے، اور جب یہ کانٹے دار ہوتی ہے تو پھر یہ ہر ایک چیز کو چبتی ہے۔ لیکن جہاں زندگی کا پانی ہوتا ہے، وہاں نرم ملائم پتیاں نکلتی ہیں، اور کلیسیا کو خوبصورت اور پاک بناتی ہیں، تاکہ یہ خُدا کے نزدیک قابلِ قبول ہوسکے۔

پس آج رات، خُداوند خُدا ہمیں پانی دے، تاکہ ہم کانٹے دار درخت نہ بنیں؛ بلکہ ہم خوبصورت پتّوں کی مانند بنیں تاکہ گمراہ لوگ ہمارے اس درخت کے سائے تلے بیٹھ سکیں اور اپنی جانوں کیلئے آرام تلاش کر سکیں۔

(10) اب مَیں آواز کے کم ہونے کی وجہ سے، اِس مائیکروفون کو کھینچ کر اپنے قریب کر رہا ہوں جتنا کہ مَیں کر سکتا ہوں، اور خُداوند کی مرضی سے، آج رات، مَیں جو مضمون لینا چاہتا ہوں۔ وہ مَیں، عبرانیوں 1:1 کی تلاوت سے لینا چاہتا ہوں، اور مَیں اِس میں سے جو مضمون لینا چاہتا ہوں وہ ہے: خُدا اپنی شناخت اپنی خصوصیات سے کرواتا ہے۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ آواز یہاں مناسب نہیں آرہی، اس لیے مَیں اِس کو دوبارہ دہراتا ہوں۔ خُدا اپنی شناخت اپنی خصوصیات سے کرواتا ہے۔

(11) اب دیکھیں، زیادہ تر کسی بھی چیز کی شناخت اُسکی خصوصیات سے ہوتی ہے۔ اور میرے پاس یہاں کُچھ حوالے موجود ہیں جو مَیں دونگا...... اور کُچھ نوٹس ہیں، جو کہ مَیں دینا پسند کرونگا۔ اب دیکھیں، کسی بھی چیز کی خصوصیت اُسکی شناخت ہوتی ہے کہ وہ کیا ہے۔

(12) اب دیکھیں، تمام فطرت میں یہ بات ہے، پھول، اپنی خصوصیات کی بدولت، پہچانے جاتے ہیں۔ اگرچہ ایک قِسم دوسری قِسم کے، بالکل قریب تر ہوتی ہے، تو بھی اُس پھول کی خصوصیت اُس کی شناخت کرتی ہے کہ وہ کونسا پھول ہے۔ اور کئی بار، جنگلی حیات میں......

(13) جیسا کہ مَیں، مَیں ایک شکاری ہوں۔ اور آپکو اُس جانور کی خصوصیت کے متعلق جاننا ہوتا ہے جسکا آپ شکار کرنے جارہے ہوتے ہیں، یا کبھی کبھی آپکو یقیناً دھوکہ بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، جیسے کہ اسٹون بھیڑ برٹش کولمبیا میں ہوتی ہے۔ مَیں اِس گزشتہ موسمِ خزاں میں یوکون میں تھا، اب دو بھائی یہاں موجود ہیں جو میرے ساتھ وہاں تھے، اور ہم شکار کر رہے تھے۔

(14) اب اگر آپ کو فرق معلوم نہیں ہے، اور آپ ایک بھیڑ یا ہرن کا پیچھا کر رہے ہوتے ہیں، تو آپ اُس وقت تک نہیں بتا سکتے جب تک آپ ایک چالاک شکاری نہیں ہوتے ہیں۔ کیونکہ، جب وہ چھلانگ لگا کر بھاگتے ہیں تو وہ ایک ہی قِسم کے نشان چھوڑتے ہیں۔ اور پھر آپ فاصلے پر ایک کو، سر چھپائے کھڑے دیکھتے ہیں، وہ ایسا کیوں کرتے ہیں، تاکہ آپ- آپ اُن میں فرق معلوم نہ کر سکیں۔ کیونکہ اُنکا پچھلا حصہ بالکل ایک جیسا ہوتا ہے؛ اور وہ ہرن کی طرح، سفید ہوتا ہے۔ اِس سے

اُنکے متعلق بتانا مشکل ہو جاتا ہے۔لیکن اُنکے سینگوں کے ذریعے، یعنی اُسکے سینگوں سے اُسکی خصوصیت کی شناخت ہوتی ہے۔بھیڑ کے سینگ گول ہوتے ہیں،اور ایک ہرن کے سینگ کانٹے کی طرح باہر کو نکلے ہوتے ہیں۔ایک بات اور ہے، ہرن چارہ کھانے کیلیئے، بہت زیادہ اُونچائی پر نہیں جاتی۔

(15) اور پھر، اِسی طرح، بکری چلتی ہے،لیکن ایک بکری میں، اور ایک بھیڑ میں بھی خصوصیت ہوتی ہیں، لٰہذا جب آپ بلندی پر ہوتے ہیں،تو آپ کو اُن دونوں میں فرق معلوم ہونا چاہیے، کیونکہ وہ دونوں پہاڑ کی بلندی پر ہوتی ہیں۔اسلیئے آپ کو فرق معلوم ہونا چاہیے۔لیکن اگر آپ توجہ دیں، تو ایک–ایک بکری ایسے چلتی ہے جیسے خود کو ٹھوکر مار رہی ہو؛ اور بھیڑ، جب کسی مقام پر چلتی ہے، تو وہ اِس طرح اپنے پاؤں کو نیچے کر کے بیٹھتی ہے۔اِس طرح کی خصوصیت سے وہ اپنے پاؤں کے نشان بناتی ہے۔آپ اپنے شکار کی شناخت اس خصوصیات کی بدولت کرتے ہیں کہ وہ کیا کرتا ہے، اُسکا عمل کیسا ہے، اور وہ کیا کھاتا ہے، اور وغیرہ وغیرہ۔یہ خصوصیات ہی ہیں جن سے شناخت کی جاسکتی ہے۔اور پھر جب اُن میں سے ایک چھلانگ کر بھاگتی ہے، تو آپ دیکھ لیتے ہیں اور اُسکے پاؤں کے نشان سے پہچان لیتے ہیں، اور بتا دیتے ہیں کہ وہ کون ہے۔یوں آپ خصوصیت کی بدولت مختلف جانوروں کے متعلق بتا سکتے ہیں۔

(16) پھر آپ نے کبھی دھیان دیا ہے، مَیں نہیں جانتا کہ آیا وہ پرندے آپ کے ہاں ہوتے ہیں یا نہیں، جسے ذرد رنگ کا پرندہ بھی کہا جاتا ہے؛ اور جے برڈ بھی کہا جاتا ہے خیر، اُن کیلیئے ٹھیک نام فلیکر ہے۔اور جے برڈ بھی ایک ذرد رنگ کے پرندے کے سائز کا ہوتا ہے۔اور اگر آپ دونوں کو اُڑتے دیکھیں، تو وہ تقریباً دونوں ایک جیسے پرندے ہوتے ہیں۔اور اگر آپ ان کو صرف دیکھیں، اور رنگ کو نہ دیکھیں، تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کونسا ذرد رنگ کا پرندہ ہے۔جے برڈ، دو مقامات کے درمیان سیدھا، کم یا زیادہ پرواز کرتا ہے۔لیکن ذرد رنگ کا پرندہ، اپنے پروں کو موڑتا ہے؛ جیسے ہی وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے، تو وہ نیچے جاتا ہے اور پھر اُوپر آتا ہے، نیچے جاتا اور پھر اُوپر آتا ہے۔دیکھیں، وہ اپنے آپ کو، اِس طرح سے لے کر چلتا ہے، اور آپ ذرد پرندے کی خصوصیات کی بدولت بتا سکتے ہیں، کہ وہ کس طرح سے اُڑتے ہیں۔

(17) اگر آپ دھیان دیں کہ–کہ جب بٹیر باہر آتا ہے، تو وہ کس طرح سے اُوپر آتا ہے۔اور اگر

آپ ایک دلدلی جگہ میں ہوتے ہیں تو پھر آپ دیکھتے ہیں، جہاں بٹیر ہوتے ہیں، اور– اور وہاں پھر آپ گولی چلاتے ہیں۔آپ شکاری لوگ یہ جانتے ہیں۔ولسن سنائپ اور جیسک سنائپ پرندے، اُنھیں اُن کے اُس طریقے سے شناخت کیا جاتا ہے جس طریقے سے وہ باہر آتے اور جس طریقے سے وہ جاتے ہیں۔اسلیئے، اگر آپ نے اُن کو بولتے سُنا ہے، تو آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کیا تھا، اور پھر جس طریقے سے وہ جاتا ہے، اُس کے اُڑنے کی خصوصیات کی بدولت آپ بتا سکتے ہیں، کہ وہ کیا ہے۔

(18) جیسے ایک مرد اور عورت ہے۔وہ دونوں انسان ہیں، لیکن ایک مرد کی نسبت ایک عورت مختلف خصوصیات رکھتی ہے۔تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے، کہ مَیں یہاں، سُلیمان اور ملکہ کے متعلق پڑھ رہا تھا۔مَیں نے یہاں، اپنے اس چھوٹے سے پیغام، دکھن کی ملکہ پر منادی ابھی تک نہیں کی ہے، جو سُلیمان کو دیکھنے، اور اُس کی پرکھنے والی نعمت کو دیکھنے آئی تھی۔زیادہ عرصہ نہیں گزرا، کہ مَیں یہاں اِس بات کے متعلق پڑھ رہا تھا، اُنھوں نے کہا، بلکہ،''ایک پہیلی سُلیمان کے سامنے رکھی گئی تھی، کہ، اُس ملکہ نے ایک عورت کو، بلکہ، عورتوں کو لیا، اور اُنھیں مرد جیسا لباس پہنایا۔''

(19) اب دیکھیں، یہ بات اُس زمانے میں اجنبی تھی، لیکن یہ بات یقینی طور پر، آج کی تازہ ترین تاریخ ہے۔اور– اور آپ جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔کیونکہ بائبل کہتی ہے کہ ایک عورت کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔''ایک عورت کیلیئے جو مرد کا لباس پہنتی ہے مکروہ بات ہے۔'' اور یہ بات لاتبدیل خُدا نے کہی ہے، اور لہٰذا یہی سچ ہے۔

(20) لہٰذا ہم اِس بات کو جانتے ہیں کہ سُلیمان کے علاوہ، اُنھیں اور کوئی پہچان نہیں پایا تھا، اُس نے اُنھیں چلتے یا کُچھ اور کرتے دیکھا، اور فوراً کہا،''یہ عورتیں ہیں۔'' دیکھیں، اُس نے عورت کی خصوصیات کی بدولت یہ بات بتائی، کیونکہ وہ ایسا طریقہ تھا جس کو اُس عورت نے اپنایا ہوا تھا، کہ وہ عورت ہے مرد نہیں۔

(21) اور پھر ہر ایک چیز اسی طریقے سے، یعنی اپنی خصوصیات سے پہچانی جاتی ہے۔بالکل جس طرح بہت سارے لوگ دائیں ہاتھ، اور بائیں ہاتھ کی خصوصیات کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔وہ اس طرح کی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں جو اُنکے اندر موجود ہوتی ہیں۔کیونکہ اس طرح سے وہ عمل کرتے ہیں، اور آپ بتا سکتے ہیں آیا یہ دائیں، یا پھر بائیں ہاتھ والا شخص ہے، فقط اُس طریقہ سے جس سے وہ ہمیشہ اس دائیں ہاتھ یا پھر بائیں ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔

اور یاد رکھیں، کہ، یسُوع کے پاس بھی اِسطرح کی چیز تھی......

(22) اور تقریباً دو ہاتھ ہی ہوتے ہیں......اور یہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں، اور اِن میں انگوٹھے کے نشان، اور انگلیوں کے نشان پائے جاتے ہیں؛ چھوٹی، شہادت کی انگلی، اور وغیرہ وغیرہ۔ بالکل جیسے دہنا ہاتھ ہوتا ہے ویسے ہی بالکل بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہوتی ہیں، اور عموماً، ہاتھ کا سائز بھی، بالکل ایک جیسا ہوتا ہے۔ اور اِن میں، فرق صرف اتنا ہوتا ہے، کہ ایک اِن میں سے بایاں اور دوسرا دائیاں ہوتا ہے۔ صرف یہی فرق ہے جو آپ بتا سکتے ہیں۔ ایک دائیاں، اور دوسرا بایاں ہوتا ہے۔

(23) لہٰذا پھر اِس میں یہ بات ہے، جیسا یسُوع نے کہا......مَیں یہاں ایک چھوٹا سا نقطہ چھوڑ سکتا ہوں۔ یسُوع نے، متی 24 میں کہا، کہ ''آخری دِنوں میں روح کی خصوصیات اِسقدر ایک جیسی ہونگی، یعنی اتنی ملتی جُلتی ہونگی کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔'' دیکھیں، وہ اِیسا کرینگی......

(24) آپ ذرا اپنا ہاتھ لیں اور اُسے اُوپر کریں۔ دیکھیں، اگر آپ توجہ نہیں دیتے، تو ہر لحاظ سے، یہ دوسرے کی طرح ہی دِکھائی دیتا ہے، لیکن ہاتھوں میں ایک دائیاں ہے اور دوسرا بایاں ہے۔

(25) اور اِسی طرح آخری زمانے میں روحیں ہیں۔ وہ اِس قدر ایک جیسی ہیں، لیکن آپ اُن کی خصوصیت سے اُن کی شناخت کر سکتے ہیں۔ سمجھے؟ ایک ٹھیک ہے، اور دوسری غلط ہے، اور اُسکی شناخت فقط اُسکی خصوصیت کی بدولت ہی ہوسکتی ہے۔

(26) خُدا کی روح کی شناخت اُس کی خصوصیت کی بدولت ہوتی ہے۔ سمجھے؟ خُدا کی روح ہے، اور کلیسیا کی بھی روح ہے۔ دیکھیں کلیسیا کی روح ہے، لیکن کسی بھی طرح، خُدا کی روح بالکل کلیسیا کی روح کی طرح نہیں ہے۔

اور پھر ایک تنظیمی رُوح بھی ہے۔

(27) اور اِسی طرح ایک قومی رُوح بھی ہے۔ یعنی قوم کی رُوح۔ کیونکہ مَیں ان میں سے ہر ایک قوم، میں جاتا ہوں، اور جب آپ ان میں چلتے پھرتے ہیں، تو آپ ان میں ایک مختلف رُوح پاتے ہیں۔ مَیں فِن لینڈ میں گیا، وہ بہترین لوگ ہیں، لیکن وہاں ایک فِنش رُوح پائی جاتی ہے۔ مَیں جرمنی میں گیا، وہاں جرمن رُوح پائی جاتی ہے۔

(28) کُچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا، بلکہ چند برس ہوئے، جب ہم انڈیانا میں رہتے تھے، اور مَیں

اپنی بیوی کے ساتھ، ایک چھوٹی سی سُپر مارکیٹ میں گیا تھا۔اور بس مَیں گھر آ گیا۔ کیونکہ ہم کُچھ کھانے پینے کا سامان لینے گئیے تھے۔اور وہاں اُس سڑک پر جہاں مَیں تھا، ہم وہاں موجود تھے......اور یہ گرمیوں کے دن تھے، ہوسکتا ہے کہ آپ اِس بات کا یقین نہ کریں، لیکن وہاں ہم نے ایک عورت کو ایسا لباس پہنے ہوئے دیکھا۔اور وہ بڑی عجیب سی لگ رہی تھی، مَیں ...... بلکہ اُس نے مُجھے حیران کر دیا۔مَیں –مَیں نے کہا، ''وہاں دیکھو، اُس عورت نے کیسا لباس پہنا ہوا ہے، جو کتنی عجیب لگ رہی ہے۔'' اور باقیوں نے بھی ایسے ہی لباس پہنے ہوئے تھے جیسے تھے ہی نہیں...... وہ عورت لگ ہی نہیں رہی تھی۔اور– اور اُس نے کہا...... بلکہ مَیں نے کہا، ''ٹھیک، یہ امریکی رُوح ہے، دیکھا، یہ امریکہ کی رُوح ہے۔''

(29) اب دیکھیں، امریکہ کی بھی ایک رُوح ہے، اِسے تو ایک...... مسیحی قوم ہونا چاہیے، لیکن اِس قوم کی رُوح مسیحی نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ ایک مسیحی قوم کہلاتی ہو، لیکن خصوصیت میں، یہ مسیحت سے لاکھوں میل دُور ہے۔لہٰذا، وہ عورت، مَیں نے کہا......

بلکہ میری بیوی نے پوچھا، ''اچھا، کیا ہم امریکی نہیں ہیں؟''

(30) مَیں نے کہا، کہا، ''نہیں۔ہم یہاں رہتے ضرور ہیں۔ یہ ہمارا مُلک ہے۔ کیونکہ ہم– ہم–ہم یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ہم اِس سے محبت کرتے ہیں۔اور یہ دُنیا میں بہترین قوم ہے۔لیکن، تو بھی، ہم امریکی نہیں ہیں۔'' مَیں نے کہا، ''ہم آسمان سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ رُوح القُدس نیچے آیا ہے، اور ہم اُس کی بادشاہت سے تعلق رکھتے ہیں۔اور وہ بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں ہے۔'' مَیں نے کہا، ''یہی سبب ہے کہ ہماری بہنیں پورا لباس پہنتی ہیں، اور لمبے بال رکھتی ہیں، اور ہار سنگھار نہیں کرتی ہیں۔ دیکھیں، اُن کی خصوصیات اُنکی شناخت کرتی ہیں کہ وہ خُداوند کے لیے پاک ہیں، اور عالمِ بالا سے ہیں۔''

(31) اسلیئے، ہم ایک بادشاہی کی تلاش میں ہیں۔اور ہم ایک بادشاہ کے منتظر ہیں جو آئے اور اپنی بادشاہی کیلیئے اپنی رعایا کو لے۔اور یہ اپنی– اپنی خصوصیات کی بدولت شناخت ہوتے ہیں، اور ان کے خزانے اِس زمین کے یا اِس قوم کے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ جلال کی حالت میں، عالمِ بالا سے ہیں۔ اسلیئے، یہ، ''اُس شہر کے متلاشی ہیں جسکا معمار اور بنانے والا خُدا ہے۔'' یہ مکمل طور پر شناخت شدہ ہیں۔

(32) کاش میرے پاس اِس بات پر منادی کرنے کیلیئے کافی صدا ہوتی اور میں کچھ راتیں آپ سے بولتا۔ لیکن اب مَیں -مَیں ذرا آگے چلتا ہوں۔ اب دیکھیں، خصوصیات کی بدولت اُس کی شناخت ہوتی ہے۔

(33) ہم اسرائیل کے زمانے میں، جب وہ وعدے کی سرزمین کی طرف آرہے تھے ایک اچھی مثال پاتے ہیں۔ خُدا نے اپنے وعدے کے مطابق اُنھیں بلایا تھا۔ خُدا نے ابرہام کو بتایا تھا، کہ اُس کی نسل، ''ابرہام کی نسل اُس اجنبی قوم میں، چارسو سالوں تک رہے گی، اور پھر وہ اُسے زورِ بازو سے نکال لے جائیگا۔ اور تب، یہ وعدہ کیا گیا، کہ وہ اُس ملک میں جائیں گے، جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔'' اور پھر جب وعدے کا وقت قریب آیا، تو وہاں ایک- ایک ایسا فرعون اُٹھ کھڑا ہوا جو یوسف کی اُس عظیم خدمت کو نہیں جانتا تھا جو اُس نے اُن کے درمیان کی تھی۔

(34) اور، اُس، خُدا نے ایک نبی بنام موسیٰ اُٹھا کھڑا کیا۔ ایک ایسا انسان جسے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم دی گئی تھی۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک عظیم انسان، ذہین، اور دانشور آدمی تھا، کیونکہ وہ مصری علوم سِکھا سکتا تھا۔ اور ایسے لگتا تھا کہ وہ رہائی کیلیئے مکمل فٹ- فٹ آدمی تھا۔

(35) لیکن، آپ دیکھیں، جسے ہم رہائی دینا کہتے ہیں، اور جسے خُدا رہائی دینا کہتا ہے، اُس میں فرق ہے۔

(36) اب اُس آدمی کو اُسکی تمام اخلاقیات کیساتھ دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو رہائی دینے کیلیئے پیدا ہوا ہے۔ تو بھی، اپنی ساری تعلیم کے ساتھ، وہ سب کُچھ جو وہ جانتا تھا، اور اس بات کو جانتے ہوئے کہ خُدا نے اُسے یہ کام کرنے کیلیئے بلایا ہے، لیکن اُس کے پاس بہت کُچھ تھا...... اُسکے پاس آرٹ آف بیچلر، اور اُس کی پی ایچ۔ ڈی۔، اور ایل ایل۔ ڈی۔، اور وغیرہ وغیرہ تھا۔ اور جب وہ اسرائیل کو رہائی دینے کیلیئے گیا، تو مکمل طور پر ناکام ہوگیا۔

(37) اب توجہ دیں، اور دیکھیں، فرعون بن کر، اُس کے پاؤں تخت کے اُوپر ہونے تھے، اور فرعون بننے کے بعد وہ بنی اسرائیل کو رہائی دے سکتا تھا، کیونکہ وہ تخت نشین ہونے کیلیئے اُس- اُس لائن میں اگلا آدمی تھا۔ لیکن، آپ دیکھیں، کہ، اگر وہ اِس طرح سے، اپنے لوگوں کو رہائی دیتا تو پھر خُدا کی خصوصیات کی شناخت نہیں ہونی تھی۔

(38) کیونکہ اُس نے کہا تھا وہ اُنھیں رہائی دے گا۔ وہ اُنھیں ''زورِ بازو سے نکالیگا،'' نہ کہ موسیٰ

ایک بڑی فوج کے ساتھ رہائی دیگا، بلکہ خُدا زورِ بازو سے رہائی دیگا۔

(39) ہم اِس بات کو جانتے ہیں کہ یہ نبی بھاگ گیا اور چالیس سال تک بیابان میں رہا۔ فرعون کو موسیٰ میں تعلیم بھرنے کے لیے چالیس سال لگے، اور خُدا کو اُس میں سے تعلیم نکالنے کیلئے چالیس سال لگے۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں، کہ ایک دِن، وہ، بیابان کی پچھلی جانب تھا، جہاں جلتی ہوئی جھاڑی میں خُداوند خُدا سے اُسکی مُلاقات ہوئی، جو آگ کے ستون کی صورت میں جھاڑی میں موجود تھا۔ اور اُسے اپنے جوتے اُتارنے کیلئے کہا، کہ، جس جگہ تُو کھڑا ہے وہ پاک ہے۔ اب اُس بہترین شخص کو دیکھیں، جو مہذب، اور تعلیم یافتہ تھا، خُدا سے مُلاقات کرنے کے بعد اُسکی خصوصیات کی تبدیلی پر توجہ دیں۔ خُدا اکثر ایسا کرتا ہے......

(40) بعض اوقات خُدا سادہ طریقے سے کام کرتا ہے، اور جسمانی سوچ کے مطابق، یہ ایک بیوقوف طریقہ لگتا ہے۔ غور کریں کہ ایک ایسا آدمی جو مکمل طور پر؛ تمام مصری افواج اور سب کُچھ جو اُس کے گرد تھا، اور اپنی تمام تعلیم کے ساتھ، اور اپنی چالیس سال، کی اعلیٰ عمر میں بھی خُدا کی مرضی کو پورا کرنے میں ناکام ہو چکا تھا۔ لیکن ایک صبح، وہاں، وہ اَسی سال کی عمر میں، اپنی بیوی کے ساتھ، جو اپنی گود میں ایک بچے کو لیے ہوئے تھی سوار تھا، اور اپنے ہاتھ میں ایک چھڑی پکڑے ہوئے، مصر کو جارہا تھا، تاکہ قبضہ کر لے۔ آپ کہہ سکتے ہیں یہ تو مضحکہ خیز بات ہے! لیکن یہ خُدا کی خصوصیات کو ظاہر کرنا تھا، کیونکہ اُس کے پاس اب ایک ایسا آدمی تھا جو اُس کے کلام پر بھروسہ کرے۔ یہ سچ ہے۔ بس یہ بات ہے، کیا آپ تصور کر سکتے ہیں ایک آدمی مصر پر حملہ کرنے جارہا ہے، جہاں، ایک فوج بھی ناکام ہو سکتی تھی؟ لیکن یہ کیا تھا؟ یہ خُدا کی خصوصیت تھی، کیونکہ اُس بندے کی حکمتِ عملی تبدیل ہو گئی تھی۔ کیونکہ وہ خُداوند کے نام، ''مَیں جو ہوں سو ہوں میں جارہا تھا۔'' اُسکے پاس یہی ایک چیز تھی، اور اُس نے فتح پائی۔ اُس نے ایسا کیا، کیونکہ وہ خُداوند کے زور میں جارہا تھا۔

(41) اور جب وہ سفر میں، اسرائیل کی وعدے کی سرزمین کی جانب رہنمائی کر رہا تھا، تو اُس نے اپنے بھائی، تنظیمی بھائی، موآب کے ساتھ رابطہ کیا۔ اب دیکھیں، موآبی، کسی بھی طرح سے، بت پرست نہیں تھے۔ وہ لوط کی بیٹی کے بچے تھے۔ اور اُن بچوں میں سے – سے ایک موآب تھا۔

(42) اب، یہاں دیکھیں، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اِن دو قوموں پر توجہ دیں، جو ملتی جلتی ہیں۔ وہاں مصر سے، ایک چھوٹی سی، بکھری ہوئی قوم، جو قوم بھی نہیں تھی، کوئی سربراہ یا کوئی بادشاہ، یا کوئی اور،

یا کوئی بھی اعلی شخصیات اُن میں نہیں تھیں، اور ایسے لوگ تھے جو وعدے کی سرزمین کی جانب اپنی راہ پر گامزن تھے۔ اور اُنھیں وہاں موآب کی سرزمین سے ہو کر جانا تھا۔ کیونکہ یہ علاقہ وعدے کی سرزمین کے راستے میں تھا۔

(43) اور، موآب بھی، یہوواہ پر ایمان رکھتا تھا، اور اُن کے پاس ایک نبی تھا۔ اور اسرائیل کے پاس بھی ایک نبی تھا۔ اُن دونوں کے پاس نبی تھے۔

(44) اور اب توجہ دیں، وہ اُس جگہ پر آ گئے تھے جہاں منظّم قوم کا نبی اُس دوسری قوم پر لعنت کرنے کیلئے آ رہا تھا، کیونکہ وہ مسافر تھے، اور اُنکے پاس قیام کرنے کیلئے کوئی خاص جگہ نہ تھی۔ لہٰذا وہ سب آئے اور اُن دونبیوں کو دیکھا۔ اور جب وہ بنیادی بات کرتے تھے، تو وہ دونوں ہی درست لگتے تھے۔ اب توجہ دیں، اور، بلعام، بشپ نے، اُنھیں کہا، ''اب تم میرے لیے سات مذبحے بناؤ۔''

(45) کیونکہ سات خُدا کا مکمل عدد ہے، جو سات کلیسیائی زمانوں، اور تخلیق کے سات دِنوں، اور وغیرہ وغیرہ کو پیش کرتا ہے۔ اب سات پر، توجہ دیں، خُدا سات میں کامل ہے۔

(46) ''سات مذبحے، اور ہر مذبحے پر ایک-ایک بچھڑا رکھا جائے۔'' اب دیکھیں بالکل ایسا ہی مذبح وہاں نیچے اسرائیل کے خیمہ میں موجود تھا۔ جیسے مذبحے نیچے اسرائیل میں موجود تھے، بالکل ویسے ہی مذبحے اُوپر اُن کے پاس موجود تھے؛ اور ایک جیسی قربانی تھی، ایک بچھڑا اِدھر ایک بچھڑا اُدھر؛ ایک نبی یہاں تھا اور ایک نبی وہاں تھا۔ دو قومیں، جو آپس میں ملتی جلتی تھیں۔

(47) اگر ہمارے پاس وقت ہوتا تو اِس میں جاتے، کیونکہ جس زمانے میں ہم رہ رہے ہیں یہ اِس کی کامل مثال ہے! توجہ دیں خُدا تمثیل میں یہ بات کر رہا ہے، اور ہم تمثیل میں، اِس بات کو دیکھیں گے۔

(48) اب دیکھیں، لہٰذا، بلعام کو ہر مذبح پر ایک مینڈھا درکار تھا۔ وہ آنے والے مسیحا پر اپنے ایمان کا اظہار کر رہا تھا۔ ایک مینڈھا، اور ایک برّہ، بالکل یہی قربانی اسرائیل میں اُن لوگوں کے ہاں موجود تھی؛ نیچے اسرائیل کے خیمہ میں، اور اُوپر موآب کے- کے مذبح پر ایک ہی جیسی چیز تھی۔ بنیادی طور پر، وہ دونوں دُرست نظر آ رہے تھے، لیکن، توجہ دیں، بنیادی تعلیم پر وہ درست لگ رہے تھے۔

(49) لیکن ایک نبی جو نیچے اسرائیل کے خیمہ میں موجود تھا وہ خُدا کی خصوصیت رکھتا تھا اور خُدا کا کلام اُس کے پاس تھا۔ اور وہ اُس زمانے کیلئے خُدا کے وعدے کے ساتھ کھڑا ہوا تھا، کیونکہ وہ سیدھا

وعدے کی سرزمین میں جارہا تھا۔ سمجھے؟

(50) اب، بلعام، کو بھی بلق بنیادی طور پر، اُسی طرح شناخت کرتا تھا جیسے موسیٰ تھا۔

(51) لیکن، آپ غور کریں، موسیٰ، خُدا کا درست نبی ہوتے ہوئے، نہ صرف بنیادی حصہ رکھتا تھا، بلکہ خُدا کی شناخت بھی رکھتا تھا۔ دیکھیں، وہ اپنے فرض کے راستے پر گامزن تھا، جو واقعی اُس زمانے کیلئے وعدہ کیا گیا تھا؛ نہ کہ نوح کے زمانے کیلئے تھا، بلکہ اُس وقت کے زمانے کیلئے تھا۔ ''جسکے متعلق کہا گیا تھا کہ مَیں تُجھے ایسا ملک دونگا جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔'' وہ اپنے راستے پر گامزن تھے، اور اسرائیل اپنے نبی، موسیٰ کے ساتھ شناخت ہوا تھا، جو اُس زمانے کے پیغام کے ساتھ موجود تھا۔ خُدا کی خصوصیات موسیٰ میں شناخت ہوئیں تھی۔ آگ کا ستون اُس کے ساتھ ساتھ تھا۔ اُس کے پاس کفارہ عملی طور پر تھا؛ نہ کہ صرف اُس کے متعلق بات کررہا تھا، بلکہ وہ عمل میں تھا۔ نہ کہ کیا ہوگا؛ بلکہ ٹھیک اب کیا ہے!

(52) توجہ دیں، اُسکے پاس پیتل کا ایک سانپ تھا جو اُس نے بیماریوں کیلئے اور لوگوں کے امراض کیلئے بلی پر لٹکایا تھا، اسلئے کہ موسیٰ وہاں الٰہی شفا کی مشق کررہا تھا۔ اُسکے پاس کفارہ تھا، پیتل کا سانپ اِس بات کی علامت تھی کہ خُدا اُس خیمہ میں موجود تھا، اور لوگ اُس پیتل کے سانپ پر نظر کرتے تھے اور شفایاب ہوتے تھے۔

(53) اور اِسی طرح اُس کے پاس ایک کوٹی ہوئی چٹان تھی جو اُس کیساتھ ساتھ چلتی تھی۔ جو خُدا کو شناخت کروارہی تھی، کہ اُن کے درمیان زندگی کے چشمے، خوشی اور نجات کی صورت میں جاری تھے، بلکہ ہمیشہ کی زندگی اُن میں جاری تھی اور وہ ہلاک نہیں ہونگے۔ یہ ایک مثال تھی...... بیابان میں وہ ماری کوٹی ہوئی چٹان مسیح کی مثال تھی کہ وہ مارا جائیگا۔

(54) اُس وقت، وہ وعدے کی راہ پر سفر کررہے تھے۔ یہ ایک دوسری شناخت تھی، جو خُدا کی خصوصیات کو ظاہر کررہی تھی۔ کوئی مسئلہ نہیں کہ یہ دوسرا شخص کلام کے ساتھ کس طرح بنیاد پرست تھا؛ لیکن موسیٰ کے پاس بنیاد پرستی بھی تھی، اور اس کے ساتھ ساتھ شناخت بھی تھی، اور خُدا کی خصوصیات اُن کے درمیان موجود تھیں۔ خُدا نے یہاں اپنی شناخت کروائی۔ دیکھیں دو نبی، وہ دونوں ہی نبی تھے، اور وہ دونوں بنیاد پرست تھے؛ لیکن خُدا نے اپنی خصوصیات موسیٰ کے ذریعے شناخت کروائیں، کیونکہ موسیٰ کے اندر خُدا کی خصوصیات موجود تھیں جو خُدا نے اُس میں رکھیں تھی۔

(55) اب ایک بار، پھر دیکھیں، خُدا کی خصوصیات ہمیشہ مافوق الفطرت ہوتی ہیں، اسلیئے کہ وہ مافوق الفطرت ہے۔ خُدا مافوق الفطرت ہے۔ ہمیشہ، زمانے کی جدید سوچ رکھنے والوں کیلیئے، یہ غیر معمولی رہا ہے۔ آپ یہ جانتے ہیں۔ خُدا نے ہر زمانے میں جو گزر گیا ہے مذہبی گروہوں کے، نظام کو۔ کو درہم برہم کیا ہے۔

(56) اور ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک شخص یا لوگوں کا ایک گروہ جنھوں نے خود کو ایکساتھ پیغام پر منظّم کر لیا ہو اور وہ مر گئے ہوں اور پھر دوبارہ کبھی اُٹھے ہوں۔ پس ایسی کوئی تاریخ موجود نہیں ہے۔ لوتھرن، پریسبٹرین، میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، پنتی کاسٹل، اور وغیرہ وغیرہ، جب وہ اِس گروہ بندی میں چلے گئے، تو پھر دوبارہ کوئی نہیں اُٹھا۔

خُدا انفرادی طور پر برتاؤ کرتا ہے۔

(57) غور کریں، خُدا ہماری سوچ کے طریقے سے بہت ہی بالا تر ہے۔ دیکھیں، ہمیں اِس رحجان سے دُور ہونا چاہیے، اور اُس طریقہ سے اُس پر ایمان رکھنا چاہیے۔ اور پھر خُدا اپنے کلام کے ساتھ آتا ہے جس کا اُس نے وعدہ کیا ہوتا ہے، اور پھر خود کو اُس کلام میں شناخت کرواتا ہے۔

(58) بالکل یوسف کی طرح، جو مریم کا شوہر تھا، وہ داؤد کا بیٹا تھا، اور ایک اچھا انسان تھا۔ وہ اچھا آدمی تھا، اِس میں کوئی شک نہیں بائبل پڑھ کر دیکھیں،، کیونکہ، طومار، مسلسل بتاتے ہیں، کہ...... وہ ایک مسیحا کے آنے کا منتظر تھا، اور اُسے معلوم تھا کہ کلام نے ایسا کہا ہے جو وقوع پذیر ہوگا۔ کیونکہ یسعیاہ نے کہا تھا، ''ایک کنواری حاملہ ہوگی۔''

(59) ٹھیک ہے، اب دیکھیں، وہ اُس نوجوان لڑکی، مریم کیساتھ جا رہا تھا، جو کہ غالباً اٹھارہ سال کی تھی، اور وہ اُس سے تھوڑا بڑا تھا۔ اور اُس وقت جب اُن کی منگنی ہو چکی تھی اور وہ شادی کرنے والے تھے، تو مریم پہلے ہی حاملہ پائی گئی۔ اب اِس قِسم کی صورتِ حال میں یوسف کیلیئے بہت زیادہ مشکل پیدا ہو گئی تھی کہ اِس قِسم کی صورتِ حال میں کیا طے کرے۔ اِس میں کوئی شک نہیں مریم نے اُسے جبرائیل کی ملاقات کے متعلق بتایا ہوگا۔ لیکن ہم غور کرتے ہیں، کہ کس طرح اُس کا کردار اُس کی قیادت کر رہا تھا، لیکن وہ اِس بات پر شک میں پڑ گیا تھا۔

(60) اب اِس سے پہلے کہ اُن کی شادی ہوتی وہ حاملہ پائی گئی۔ اور، بائبل میں، اِس کی سزا سنگسار کر کے، موت کے حوالے کر دینا تھا۔ ایک ایسی عورت جو بغیر شادی کے ماں بن جائے، اُسے

سنگسار کیا جاتا تھا۔ اسرائیل میں کوئی فاحشہ نہ ہو۔ ایسا لکھا ہے۔ لہٰذا ہم اِس بات کو، استثنا میں پاتے ہیں، یہ ہمیں اِس بارے میں بتاتی ہے۔

(61) اب ہم دیکھتے ہیں، کہ مریم، اپنے ان اعمال کیلئے جو وہ کر چکی تھی وہ یوسف کو ایک ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔ کیونکہ، وہ شادی سے پہلے ہی حاملہ پائی گئی تھی، اسلیئے اُسے ضرور ہی سنگسار کیا جانا تھا، اور اب اُسکو ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو اُس کیلئے ایک ڈھال کی طرح کھڑا ہو سکے۔ اور اگر غور سے، دیکھا جائے، تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ کُچھ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

(62) لیکن یوسف اُسکی بڑی خوبصورت آنکھوں میں دیکھ رہا ہوگا، اور اُس نے کہا ہوگا، ''یوسف، جبرائیل نے مُجھ سے ایسا کہا تھا، ''رُوحُ القُدس تُجھ پر نازل ہوگا، اور تُو -تُو حاملہ ہوگی یہ رُوحُ القُدس کی قدرت سے ہے۔ یہ خُدا کی طرف سے ہے۔ اِس سبب سے وہ مولودِ مُقدس، ''خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔''''''اور، یوسف، وہ- وہ- وہ اِس بات کا یقین کرنا چاہتا تھا، لیکن یہ واقعہ بہت ہی غیر معمولی تھا۔ کیونکہ ایسا اِس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

(63) آج بھی بالکل ویسا ہی طریقہ ہے۔ اگر چہ ہم کر سکیں......کاش میرے پاس کوئی ایسا طریقہ ہوتا کہ لوگوں کو میں یہ غیر معمولی چیز دِکھا سکتا، اگر وہ کلام کی طرف سے شناخت شدہ ہے، تو پھر اُس کی خصوصیات ثابت کرتی ہیں کہ وہ کیا ہے۔ تو پھر یہ خُدا ہے جو گردش کر رہا ہے۔

(64) یوسف کو یہ معلوم تھا۔ اُسکو اِس بات کا پتہ تھا، ''ایک کنواری حاملہ ہوگی۔'' اور وہ اِس بات کے متعلق دیانتدار تھا۔ وہ اُسے چپکے سے، چھوڑ دینا نہیں چاہتا تھا، بلکہ وہ- وہ اِن باتوں پر سوچ ہی رہا تھا۔

(65) اور پھر خُداوند کا فرشتہ خواب میں اُس کو دِکھائی دیا۔ کیا آپ کبھی حیران نہیں ہوئے کہ کیوں فرشتہ خواب میں دِکھائی دیا؟ کیونکہ اُن دِنوں میں نبی نہیں تھے۔ اُن کے خواب واضح تھے، اُنھیں کسی بھی تفسیر کی ضرورت نہیں تھی۔ فرشتہ نے کہا، ''اے یوسف، ابنِ داؤد، اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر، کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ رُوحُ القُدس کی قدرت سے ہے۔'' دیکھیں، پھر، یہ بات طے ہے۔ غور کریں، وہ فرشتہ دوبارہ، خواب میں اُس کے پاس آیا۔ لیکن، آپ غور کریں، کہ وہاں نبی نہیں تھے جو اِس کلام کی تصدیق کرتے، کہ، ''یہی وہ کنواری ہے جو حاملہ ہوگی۔'' سمجھے؟

پس، اسلیئے، فرشتہ اُسے خواب میں دِکھائی دیا تھا، کیونکہ وہ دیانتدار اور راستباز اور ایک نیک انسان تھا۔

(66) اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ خُدا کسی بھی نیک آدمی کے پاس، کسی بھی طریقے سے آسکتا ہے، اور اگر وہ آدمی اُس زمانے کیلیئے خُدا کی جانب سے بلایا گیا ہے، تو اُس زمانے کیلیئے، خُدا اپنے کاموں کی شناخت اُس نیک آدمی کے ذریعے کروائیگا۔

(67) اب دیکھیں، کہ یہ واقعہ اتنا غیر معمولی تھا، کہ وہ بڑی مشکل سے بھی اِس کو سمجھ نہیں سکے۔ لیکن، ہمیشہ، یہ انوکھا پن، زمانے کے وعدہ کیے گئے کلام کے مطابق ظاہر ہوتا ہے۔

اب ہوسکتا ہے کُچھ لوگ اردگرد جائیں، اور کہیں، ''اچھا، یہ غیر معمولی ہے، کیونکہ یہ خُدا ہے۔ اسلیئے یہ غیر معمولی ہے۔''

(68) لیکن، آپ دیکھیں، اِسکو خُدا کے کلام سے شناخت ہونا چاہیے، اور کلام خُدا ہے۔ سمجھے؟ پھر اِس خصوصیت کی شناخت کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ کون ہے، کیونکہ خُدا نے کہا، ''کہ ایسا ہوگا،'' اور ایسا ہوتا ہے۔ سمجھے؟ یہ خصوصیت خُدا کے کلام سے شناخت کی جارہی ہوتی ہے جو خصوصیت ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔

(69) اُس نے کہا آخری دِنوں میں وہ رُوحُ القُدس کو نازل کریگا۔ اُس نے یہ کیا۔ یہ خصوصیات شناخت کرتی ہیں کہ وہ خُدا ہے، کیونکہ کلام میں اس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ دیکھیں، یہ ہمیشہ اپنی شناخت کرتا ہے۔

(70) اب دیکھیں، جب کلام کہہ دیتا ہے کہ کوئی چیز غلط ہے، تو ہمیشہ، ہمیشہ، کلام دُرست ہی ہوتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا؟ جیسا نوح کے دِنوں میں، ٹھیک اُس سائنسی زمانے کو درست کیا گیا، جب خُدا آسمانوں سے پانی برسانے جارہا تھا۔ دیکھیں، یہ موسیٰ تھا، جب وہ سب مصر میں مقیم تھے اور اُن کو درست کیا گیا، اور وغیرہ وغیرہ، اس لیے خُدا کے کلام کو شناخت کیلیئے آنا پڑا۔ اور کلام کی سچائی نے خرابی کو دُرست کیا۔

(71) میں آپ سے کُچھ کہنا چاہتا ہوں۔ تاکہ ہم یہاں تھوڑا سا گہرائی میں جاسکیں۔ اب مَیں کوئی تعلیم یا نظریہ نہیں سِکھا رہا، لیکن مُجھے صرف آپ سے ایک بات کہنی ہے۔

(72) یسُوع کلام تھا۔ ہم اِس سے واقف ہیں۔ بائبل کہتی ہے کہ وہ تھا۔ مقدّس یوحنا، پہلا باب، ''ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خُدا کیساتھ تھا، اور کلام خُدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔''

وہ اب بھی کلام ہے۔تب جب وہ اُن کے خیالوں کو جان لیتا تھا، تو اُنھیں جاننا چاہیے تھا کہ وہ کلام ہے، کیونکہ خُدا کے کلام نے کہا کہ وہ ایسا کریگا۔ وہ نبی تھا۔

(73) اب توجہ دیں، ہم اِس بات کو جانتے ہیں کہ جب وہ پیدا ہوا تھا، اور تقریباً بارہ برس کی عمر کا تھا، تو وہ عیدِ خیام میں گیا۔ وہ وہاں فسح کیلئے گئے۔ اور، اپنے واپسی کے راستے میں، اُنھوں نے تین دِن کا سفر طے کر لیا تھا اور اُنھوں نے اُسے پیچھے چھوڑ دیا تھا؛ حالانکہ وہ سمجھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے، بلکہ، گمان کر رہے تھے کہ وہ اپنے ہی لوگوں کے درمیان ہے۔

(74) اِس سے ہم یہ سبق سیکھ سکتے ہیں۔ ایسی ہی بات آج بھی کس قدر موجود ہے! اب آپ میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، پریسبٹرین، لوتھرن، کیتھولک، یا آپ جو کوئی بھی ہیں، دیکھیں، آپ بالکل ویسا ہی کام کر رہے ہیں۔ جیسے کہ آپ گمان کر رہے ہیں کہ ویسلی کے پاس عظیم بیداری تھی، لوتھر کے پاس عظیم بیداری تھی، یا پنتی کوست کے پاس عظیم بیداری تھی، ، آپ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اپنے لوگوں کے درمیان موجود ہے، جب کہ، بعض اوقات وہ موجود نہیں ہوتا ہے۔

(75) وہ اُسے تلاش کرنے گئے۔ اُنھوں نے اُسے کہاں پایا؟ یروشلیم میں، جہاں اُنھوں نے اُسے چھوڑا تھا۔ اور جب اُنھوں نے اُسے تلاش کر لیا، تو وہ کیا کر رہا تھا؟ بارہ سال کی عمر کا، ایک چھوٹا سا لڑکا، جو شاید کبھی اسکول بھی نہیں گیا تھا اور جو کُچھ اُس کی ماں نے اُسے سِکھایا تھا اُس سے بڑھ کر کُچھ نہیں سیکھا تھا؛ اور وہاں وہ ہیکل میں موجود تھا، اور اُن کاہنوں کیساتھ، خُدا کے کلام کے متعلق بات چیت کر رہا تھا۔ اور وہ اُس بچے کی حکمت سے حیران تھے۔ کیوں؟ اسلیئے کہ وہ کلام تھا۔ اب توجہ دیں۔

(76) اب آپ کیتھولک لوگوں کی توہین نہیں ہے کہ آپ مریم کو خُدا کی ماں کہتے ہیں، لیکن مُجھے یہاں آپ لوگوں کو چھوٹی سی غلطی دکھانے دیں۔ اگر کلیسیا مریم پر تعمیر ہوئی ہے، تو دیکھیں پھر کیا ہوا۔ اب جب وہ وہاں آئی اور اُس نے کہا، ''اوہ، دیکھ تیرا باپ اور مَیں، روتے ہوئے تُجھے ڈھونڈ رہے تھے۔'' اِس بیان پر توجہ دیں، تو پھر اُس نے خود اپنے ہی بیان کو رد کر دیا۔ اُس نے کہا، ''دیکھ تیرا باپ اور مَیں، روتے ہوئے تُجھے ڈھونڈ رہے تھے۔''

(77) اُس کلام پر توجہ دیں۔ وہ کلام تھا۔ اُس نے کہا، ''کیا تم کو معلوم نہ تھا مُجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے؟'' دھیان دیں کلام غلطی کو دُرست کرتا ہے۔ ٹھیک اُن کاہنوں کے سامنے، اُس نے اپنی گواہی کو پامال کر دیا۔ جبکہ کہا گیا تھا کہ وہ رُوحُ اُلقدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی،

اور یہاں اُس نے کہا کہ یوسف اُس کا ''باپ ہے۔'' دیکھیں اُس کلام نے فوراً اِس بات کو پکڑا؟ وہ کلام تھا۔اب دیکھیں، آپ جانتے ہیں کہ ایک بارہ سالہ لڑکا ایسا نہیں کرسکتا۔ وہ کلام تھا۔ وہ اُس زمانے کا فرمودہ کلام تھا، پس اسلیئے مسیح میں خُدا کی خصوصیات کی شناخت ہوئی۔ اُس نے غلطیوں کو درُست کیا۔ اُس نے کہا......

بلکہ اُنھوں نے کہا، ''کیوں، ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔'' سمجھے؟

(78) اُس نے کہا، ''اگرتم موسیٰ کے شاگرد ہوتے ،تو تم مُجھے جانتے۔ کیونکہ اُس نے میری بابت لکھا تھا۔ موسیٰ نے کہا، 'خُداوند تمہارا خُدا میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔' اگر تم موسیٰ کو جانتے تو تم مُجھے بھی جانتے۔''

(79) اور، غور کریں، کلام نے ہمیشہ زمانے کی خرابی کو درُست کیا ہے۔ لیکن لوگ اُس پر ایمان رکھنا پسند نہیں کرتے۔ لوگ ٹھیک، بالکل اُسی طرح لٹکے رہتے ہیں۔

(80) لیکن یسُوع نے ٹھیک اپنی ماں کو درُست کیا۔ کیونکہ اُس کی ماں غلطی پر تھی؛ کیونکہ اُس سے کہا گیا تھا کہ یہ لڑکا رُوحُ القُدس کی قدرت سے اُس کے پیٹ میں ہے،اور یہاں وہ اپنی گواہی سے مُنہ موڑ رہی تھی اور کہہ دیا کہ یوسف اِسکا ''باپ ہے،'' یسُوع کا - کا باپ ہے۔اب اگر- اگر یوسف......

(81) اگر وہ یوسف کا بیٹا تھا، تو پھر وہ اپنے باپ کا کاروبار چلا رہا ہوتا، وہ ایک بڑھئی کی دُکان میں ہوتا۔

(82) لیکن وہ وہاں ہیکل میں، اپنے باپ کے کاروبار میں مصروف تھا، اور اُن تنظیموں کو ملامت کررہا تھا۔ سمجھے؟ لیکن وہ تو محض ابھی بارہ برس کا لڑکا ہی تھا، اور اپنے باپ کے کاروبار میں مصروف تھا۔ ''کیا تم نہیں جانتے مُجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے؟''

(83) کیا آپ نے غور کیا جب یسُوع ابلیس سے آزمایا گیا؟ جب وہ آزمائش میں تھا، تو اُسکی خصوصیات وہاں موجود تھیں، جن سے اُس کے خُدا ہونے کی شناخت ہوئی، کیونکہ وہ کلام کے ساتھ کھڑا تھا۔ سمجھے؟ جب شیطان نے کہا، ''یہ لکھا ہے۔'' تو یسُوع نے کہا، ''یہ بھی لکھا ہے،'' ٹھیک کلام کیساتھ کھڑا تھا۔

(84) ''اگلے زمانہ میں، خُدا نے،'' ہم یہاں پڑھتے ہیں۔ ''اگلے زمانہ میں، خُدا نے،''

پرانے وقتوں میں، ”حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح،“ بہت سارے طریقوں سے، ”رویاؤں سے اور اپنے نبیوں کی معرفت خود کو شناخت کرواتا رہا۔“ یہ نبی کی خصوصیات تھی، کہ وہ پہلے سے باتیں بتا دیتا تھا اور وہ وقوع پذیر ہوتی تھیں۔ اب یہی اُس کی اپنی شناخت کی خصوصیت ہوتی تھی، کہ خُدا اُس کے ساتھ تھا۔ تب ہی تو وہ اُسے اُس زمانے کیلئے کلام کی ترجمانی کرنے کے حقوق دیتا تھا، کیونکہ ”خُدا کا کلام نبیوں کے پاس آتا ہے،“ اور نبی کی خصوصیت ہے کہ وہ پہلے سے بتا دیتا ہے۔

(85) بائبل بیان کرتی ہے، ”اگر تم میں کوئی روحانی ہو، اور جو کُچھ وہ کہتا ہے وہ وقوع پذیر ہوتا ہے، تو پھر تم اُسکی سُننا؛ اور اگر ویسا نہیں ہوتا، تو اُسکا یقین مت کرنا، اُس سے خوف مت کھانا، لیکن میرا ......تو۔ تو پھر میرا کلام اُس کے مُنہ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ وقوع پذیر ہوتا ہے، تو پھر میرا کلام اُس کے مُنہ میں ہے۔“ یہی اُس کی شناخت تھی۔ یہی ایک نبی کی خصوصیت ہے۔

(86) اب دیکھیں، اگلے زمانہ میں، خُدا نے، کیسے اُس نے اپنی خصوصیات کی شناخت کو خود ایک آدمی سے ظاہر کیا، یعنی اُس آدمی کے بولنے کے وسیلہ سے جو نبی کہلاتا تھا۔ اب دیکھیں، بائبل کہتی ہے کہ، ”اگلے زمانہ میں، خُدا نے، باپ دادا سے، حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کیا۔“

(87) اِسطرح، ہم دوسرے پطرس میں پڑھتے ہیں، کہ خُدا کا پورا کلام اُنکے وسیلہ لکھا گیا۔ ”پُرانے وقت کے آدمی، جو رُوح القُدس کی تحریک کے سبب سے بولتے تھے، جن کے وسیلہ بائبل لکھی گئی۔“ اور وہ نبی تھے۔ کلام اُنکے پاس آیا اور اُنھوں نے اُسے لکھا، اُسے رُوح القُدس کی، تحریک کے سبب سے لکھا۔ پہلے وہ بطورِ نبی شناخت ہوئے، پھر اُنھوں۔ انھوں نے رُوح القُدس کی تحریک سے لکھا، اور اُنھوں نے الٰہی مُکاشفہ کی ترجمانی کی کیونکہ یہ خُدا تھا جو آدمی میں موجود ہوتا تھا۔

(88) اب اِس طریقہ سے اُس نے خود کو اپنی خصوصیات کی شناخت سے ظاہر کیا، اُنکی رویائیں تصدیق شدہ ہوتیں تھی، کہ خُدا کی خصوصیت اُن میں تھی، جو اُن کو لوگوں میں جاننے کے قابل بناتی تھی۔

(89) اب دیکھیں، صرف یہی طریقہ ہے کہ وہ مسیح میں تھا۔ اب نبی تو بس ایک چھوٹا سا ذرہ تھا۔ جبکہ مسیح خُدا کی پوری معموری تھا۔ اور خُدا مسیح میں تھا، جس نے خود دُنیا کیساتھ میل ملاپ کر لیا تھا۔

اور اُس کی خصوصیات نے اُس کی شناخت کی، کہ وہ کیا تھا، یہاں تک کہ اُس نے کہا، ''اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا، تو پھر اِس کا یقین نہ کرو۔ اگر مُجھ میں میرے باپ کی خصوصیت نہیں ہے، تو پھر میرا یقین نہ کرو، اور نہ ہی میرے دعوؤں کا یقین کرو۔ اگر مُجھ میں میرے باپ کی خصوصیت نہیں ہے، تو پھر کسی بھی طرح، اِس کا یقین نہ کرو۔''

(90) اب دیکھیں، اُسکی خصوصیات کبھی تبدیل نہیں ہوتی ہیں۔ خُدا کبھی بھی اپنی خصوصیت کو تبدیل نہیں کرتا، اور نہ ہی ایک۔ ایک۔ ایک برّہ اپنی خصوصیت سے بڑھ کر تبدیلی کرسکتا ہے، یا کوئی اور چیز اپنی خصوصیات کو تبدیل کرسکتی ہے۔ کیونکہ، جب تک وہ چیز اپنی اصلی حالت میں ہے، وہ اصل ہے۔ اور اگر آپ کسی چیز کو تبدیل کرتے ہیں، تو پھر آپ نے اُس کو اُس کی اصلی حالت سے تبدیل کردیا۔

(91) یہ بالکل اِسطرح ہے جیسے آپ ایک۔ ایک سُورنی کو لیتے ہیں، اور آپ اُس سُورنی کو نہلاتے ہیں اور۔ اور اُس کے ناخنوں پر رنگ لگاتے ہیں، جس طرح عورتیں کرتی ہیں، اور اُسے سُرخی لگاتے ہیں، اور اُسے ایک بہترین لباس پہناتے ہیں۔ اور اُس پُرانی سُورنی کو باہر نکالتے ہیں، تو وہ ٹھیک سیدھی دلدل میں لوٹتی ہے، وہ دوبارہ دلدل میں لوٹتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ ایک سُورنی ہے، بس یہ بات ہے۔ مگر، یہ، تو، آپ جانتے ہیں، کہ آپ اُسے اور کُچھ نہیں بنا پائیں گے......

(92) ایک برّہ ایسا نہیں کریگا۔ وہ اُس دلدل میں جانے کی سوچ بھی نہیں سکتا۔ وہ اُس کیساتھ کوئی بھی تعلق رکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ یہ اُس کی خصوصیات ہیں۔ سمجھے؟ آپ شاید اُسے بالکل اُسی قِسم کے کپڑے پہنادیں، لیکن وہ یقیناً ایسا نہیں کریگا، وہ یقیناً وہاں نہیں جائیگا۔ باہر سے کوئی فرق نہیں پڑتا؛ بلکہ یہ اندر سے ہے۔ اب دیکھیں، خُدا تمام زندگیوں کا منبع ہے......

(93) اِس بات کو حاصل کرنے میں ناکام مت ہوں۔ اپنی تمام صلاحیت کیساتھ جو مُجھ میں ہے، مَیں کوشش کررہا ہوں، تاکہ آپ کچھ دیکھیں سمجھیں۔ سمجھے۔ دوستو، یہ آپ کی بہتری کیلئے ہے۔ اِس میں آپ ہی کی۔ کی عزت ہے۔ سمجھے؟

(94) مَیں یہاں اسلیئے نہیں آیا تھا کہ دیکھا جاؤں۔ مَیں یہاں اسلیئے نہیں آیا تھا، کہ کہیں اور جانے کیلیئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ مَیں یہاں اسلیئے آیا ہوں کہ مَیں نے یہاں آنے کیلیئے محسوس کیا۔ اور مَیں نے محسوس کیا کہ خُداوند کی خدمت جو اُس نے مُجھے دی ہے اُسکو ضرور ہی لوگوں کے درمیان ظاہر

کروں، اوراب مَیں کوشش کررہاہوں کہ آپ اُسے حاصل کریں تاکہ دیکھیں کہ واقعی خُدا کیاہے۔ وہ اُسکا موعودہ کلام ہے۔ وہ ہمیشہ سے کلام ہے، اوراُس نے خودکواُن خصوصیات سے شناخت کیا جنکا اُس نے وعدہ کیا تھا۔ جیسے فلاں فلاں خصوصیت فلاں فلاں وقت میں اُٹھیگی، اور یہ بات کلام میں موجود ہے، پھراُس آدمی کی خصوصیت جو بظاہراُٹھتا ہے شناخت کرتی ہے کہ یہ وہ شخص ہے۔

(95) یہی سبب ہے کہ یسُوع کووہ ہی ہونا تھا جو وہ تھا۔ اُنھیں اِس چیز کو دیکھنا چاہیے تھا۔ حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ وہ اندھے تھے۔ کیونکہ یہ بات...... کہی گئی تھی، حالانکہ اُس نے بےشمار معجزات کیے تھے، تو بھی وہ اُس کا یقین نہ کر سکے، کیونکہ یسعیاہ نے یہ بات کہی تھی، ''اُن کی آنکھیں ہیں مگر دیکھ نہیں سکتے، کان ہیں مگر سُن نہیں سکتے۔'' دیکھیں؟ ہر زمانہ میں، نہ صرف اُسکے زمانہ میں؛ بلکہ ہر زمانہ میں، کیسے، ''اگلے زمانے میں، خُدا نے، حصہ بہ حصہ طرح بہ طرح ایسا کیا؛'' تو بھی وہ اِس بات کو حاصل نہ کر سکے۔

(96) اب دیکھیں، اُس کی خصوصیات کبھی بھی ناکام نہیں ہوتیں ہیں۔ وہ ہمیشہ یکساں ہے۔ اب، یادرکھیں، اُس کی خصوصیت، خُدا کی خصوصیت، کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔ اگر یہ ناکام ہو جاتی ہے، تو پھر خُدا ناکام ہوجاتا ہے۔ اور بائبل، عبرانیوں 13 : میں کہتی ہے، کہ ''یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔'' اسلیئے، وہ لاتبدیل خُدا ہے۔ اور جو خصوصیت اُس کی ابتدا میں تھی، اب بھی اُس کی وہی خصوصیت ہے۔ ہر طریقے سے اُس نے کام کیا، اُس نے جب بھی کوئی کام کیا، تو اُس نے اُسے ہمیشہ اُسی طریقے سے سرانجام دیا۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا، تو اُس کی خصوصیت بدل جاتی ہے، دیکھیں، اور پھر اُس کی خصوصیت کسی اور چیز کو ظاہر کریگی جو خُدا کی نہیں تھی۔ سمجھے؟ لہٰذا ہم نہیں جان پائیں گے کہ کہاں ہیں......

(97) جیسے پولُس نے کہا، ''اور اگر تُرہی کی آواز صاف نہ ہو، اگر تُرہی کی آواز صاف نہ ہو، تو کون لڑائی کیلئے تیاری کریگا؟'' اب اگر بظاہر نرسنگا کی آواز ''پیچھے ہٹنا ہے،'' تو پھر ہم نے یہی کُچھ، یعنی پیچھے ہٹنا ہی حاصل کیا ہے۔ اور اگر نرسنگے کی آواز ''حملہ کرنا ہے،'' تو پھر ہمیں بظاہر یہی کُچھ، یعنی حملہ کرنا ہے۔ لیکن نرسنگا کیا ہے؟ یہ خُدا کا کلام ہے۔ یہ خُدا کو ظاہر کرتا ہے، چاہے یہ- چاہے یہ کہتا ہے ''اُوپر اُٹھو، بیٹھ جاؤ، پیچھے ہٹو، اسلحے کا ڈھیر لگا دو،'' چاہے یہ جو کُچھ بھی کہے۔ یہ خُدا کے نرسنگے کی آواز ہے۔

(98) اور جب تُرہی کی آواز آتی ہے، تو پھر بائبل کہتی ہے کہ یہ کسی کام کے لیے ہے؛

اگر کوئی کہتا ہے، ’’اوہ، یہ تو بس، کسی دوسرے زمانے کیلئے تھا۔‘‘ تو دیکھیں پھر وہاں تُرہی کی آواز موجود ہے۔ لیکن اُس وقت آپ نہیں جانتے کہ کیا کرنا ہے۔

(99) یسُوع نے کہا، ’’مُجھے اپنی جان دینے کا بھی اختیار ہے اور پھر اُسے واپس لینے کا بھی اختیار ہے۔‘‘ کیا یہاں تُرہی کی آواز صاف نہیں ہے۔

(100) عورت نے کہا، ’’ہم جانتے ہیں مسیح آنے والا ہے؛ اور جب وہ آئیگا، تو ہمیں بالکل ایسی ہی باتیں بتائے گا جیسی اِس نے بتائیں ہیں۔‘‘

(101) اُس نے کہا، ’’مَیں وہی ہُوں۔‘‘ کیا تُرہی کی آواز صاف نہیں ہے۔ ’’مَیں وہی ہُوں۔‘‘ جی ہاں! آمین۔

اُنھوں نے کہا، ’’ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا۔‘‘

(102) اُس نے کہا، ’’اور وہ، سب، مر گئے۔‘‘ اُس نے کہا، ’’مَیں ہُوں وہ زندگی کی روٹی جو خُدا کی طرف سے آسمان سے اُتری۔‘‘ کیا تُرہی کی آواز صاف نہیں ہے۔ ’’اور باغِ عدن سے، زندگی کا درخت مَیں ہُوں۔‘‘ نہیں، کیا اِس کے متعلق تُرہی کی آواز صاف نہیں ہے۔ یقیناً صاف ہے۔ اِس کے متعلق سب کُچھ صاف ہے۔ جو کُچھ اُس نے کیا وہ ہر ایک چیز میں واضح تھا۔

(103) بائبل کوئی مشکوک آواز نہیں دیتی۔ بلکہ یہ اپنی آواز میں خُدا کی خصوصیت کی شناخت کرتی ہے۔

(104) یسُوع نے، مُقدس یوحنا 37:10 میں کہا، ’’اگر مَیں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا، اور......اگر مُجھ میں میرے باپ کی وہ خصوصیت نہیں ہے، تو پھر میرا یقین نہ کرو۔ وہ ایک ہیں، اور اُس نے اپنی خصوصیت کو، بلکہ اپنی خصوصیات کو مُجھ میں شناخت کیا۔‘‘

(105) کیونکہ، باپ کلام ہے، ’’ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خُدا کے ساتھ تھا، اور کلام خُدا تھا،‘‘ اور خُدا کی خصوصیات اُس کے وعدے کے ذریعہ سے اِس زمانے کیلئے ظاہر ہوئی ہیں۔

(106) اب اگر وہ موسیٰ کے وقت میں رہ رہا ہوتا، تو اِس سے کام نہ چلتا۔ اور اگر موسیٰ اُسکے وقت میں رہتا ہوتا، تو اِس سے بھی کام نہ بنتا۔ اور اگر وہ نوح کے وقت میں رہتا ہوتا، تو اِس سے بھی کام نہ بنتا، یا اگر نوح اُسکے وقت میں رہ رہا ہوتا۔ نوح نے اُس زمانے کیلئے نبوت کی تھی، اور اُسکی خصوصیت اور جو کُچھ اُس نے کیا خُدا کے کلام ساتھ اُس کی شناخت ہوئی۔ موسیٰ نے بھی بالکل یہی کام کیا۔

(107) اور پھر یسُوع آیا، کیونکہ کلام نے اُس زمانہ کیلئے وعدہ کیا تھا جو کہ یسُوع مسیح میں کلام کی خصوصیت کی بدولت شناخت ہوا، جو کہ خُدا ہے۔ آمین۔

(108) اور پھر آخری دِنوں میں، عام لوگوں پر، رُوح القُدس کا نازل ہونا ہے، جو لوگوں کیساتھ خُدا کی خصوصیت کی شناخت ہے۔ اُس نے اِس کا وعدہ کیا تھا۔ یہ کلام ہے۔ اُس نے کہا تھا وہ ایسا کریگا۔ اور کوئی بھی اِس کو پھیر نہیں سکتا۔ اُس نے کہا تھا کہ وہ ایسا کریگا۔

(109) لہٰذا وہ تمام باتیں جنکا اُس نے وعدہ کیا تھا، اُنھیں وہ پورا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اُسکی خصوصیت کی شناخت ہے۔ جی ہاں، جناب۔ ''اُس نے کہا اگر میری خصوصیت وہ نہیں ہے جو خُدا کی ہے،'' تو پھر اِس کا یقین نہ کرو، میرے دعووٗں کا یقین نہ کرو۔''

(110) اب یوحنا 12:14 پر توجہ دیں، ''لکھا ہے جو مُجھ پر ایمان رکھتا ہے،'' اُس نے کہا، ''وہ میری شناخت، اور میری خصوصیت رکھتا ہے۔ جو مُجھ پر ایمان رکھتا ہے، یہ کام جو مَیں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔'' یہ چیز شناخت کرتی ہے کہ مسیح کی خصوصیت اُس میں ہے، جو اُسکی خصوصیات کو ظاہر کر رہی ہے۔ آمین۔

(111) اگر چہ میری آواز بیٹھی ہوئی ہے، تو بھی اب مَیں کافی روحانی پن محسوس کر رہا ہوں۔ جی ہاں، جناب۔ اوہ، میرے خُدایا! اِس میں کوئی غلطی نہیں ہے! اُسکی زندگی! دیکھیں، ''جو مُجھ پر ایمان رکھتا ہے، یہ کام جو مَیں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔'' غور کریں، یہ خصوصیت کی شناخت ہے۔

(112) بالکل یہی بات اُس نے کہی، ''اگر میری خصوصیت میری اپنی شناخت نہیں کرتی، کہ خُدا مُجھ میں۔ میں ہے، تو پھر (کوئی شخص) میرا یقین نہ کرے۔'' اب دیکھیں اِسی طرح اُس نے کہا تھا کہ وہ اُس میں شناخت ہوگا۔ تو، پھر، اگر وہ اُس کی شناخت نہیں کرتا، تو پھر وہ وہ نہیں جو وہ کہتا ہے۔

(113) اور، کیا، آج مسیح اپنی شناخت نہیں کرواتا، مسیح کی خصوصیت مسیح کے ہونے کی وجہ سے ہماری شناخت کرتی ہے، لہٰذا کلام پر یقین کریں...... یسُوع کلام تھا، پس اُس نے کلام کا یقین کیا۔ اور اگر ہم بائبل کے کسی لفظ کا انکار کرتے ہیں، تو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح کے لوگ ہیں؟ اور اگر مسیح کا پاک رُوح یعنی خُدا آپ میں ہے، تو وہ ہر وعدے پر زور دے کر ''آمین کہے گا۔'' کیونکہ جب بائبل کہتی ہے، ''ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔'' تو خُدا کا رُوح کہتا ہے، ''آمین۔''

(114) کیونکہ پھر اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہتا، ''نہیں، یہ کسی اور زمانے کیلئے تھا؛

یاصرف رسولوں کیلیئے تھا۔‘‘

(115) ’’تم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ اور تمام دُنیا میں کہیں بھی، وہ، جو ایمان لائے، وہی کام، یعنی معجزات اُس میں ہونگے۔‘‘ اور خصوصیت کی شناخت جاری رکھتے ہوئے؛ ’’وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔‘‘

(116) یہی بات عبرانیوں 1:1 میں موجود ہے؛ ’’اگلے زمانہ میں خُدا نے، باپ دادا سے نبیوں کی معرفت کلام کیا؛‘‘ جو آج مسیح کے، جی اُٹھنے کی شناخت ہے، بالکل اُسی خصوصیت کی بدولت جو اُس نے اگلے زمانہ میں کیا تھا۔ کیا آپ نے غور کیا؟ خُدا کبھی اپنے طریقوں کو تبدیل نہیں کرتا۔

(117) قدیم بائبل میں دیکھتے ہیں، کہ جب ایک خواب دیکھنے والا ایک خواب دیکھتا تھا، اگر وہاں اُس ملک میں کوئی نبی نہیں ہوتا تھا کہ دیکھا جائے کہ وہ خواب دُرست تھا یا نہیں، تو اُن کے پاس اِس بات کو تلاش کرنے کا ایک اور طریقہ تھا۔ وہ اُس شخص کو لیتے تھے، جس نے خواب دیکھا ہوتا تھا، اور اُسے ہیکل میں لے جاتے تھے۔ اور وہاں ہارون کا سینہ بند، لٹکا ہوا ہوتا تھا، جو سردار کاہن تھا۔ اور وہ خواب دیکھنے والا اُس خواب کو بیان کرتا تھا۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کتنا اچھا معلوم ہوتا ہے، یا کتنا اصل لگتا ہے؛ کیونکہ اگر ایک مافوق الفطرت روشنی اُن پتھروں پر نہیں پڑتی تھی، جو کہ اُوریم تمیم کہلاتے تھے، (بائبل پڑھنے والے سمجھ گئے ہیں)؛ تو پھر، مُجھے پرواہ نہیں کہ وہ خواب کس قدر اصل لگتا تھا، وہ دُرست نہیں ہوتا تھا۔ پس خُدا کا انوکھاپن، خُدا کی خصوصیت، مافوق الفطرت چیز میں اپنی خصوصیات کو ظاہر کرتی تھی، تاکہ دِکھا پائے کہ اُس نے پیغام پر اپنی شناخت کر دی ہے۔ آمین۔

(118) آج رات مَیں بالکل وہی بات کہتا ہوں۔ وہ قدیم اُوریم اور تمیم تو جا چکے ہیں، لیکن کلام اب بھی بالکل وہی کام کر رہا ہے جو خُدا کی خصوصیت کی شناخت کرتا ہے، یعنی اُس وعدے کی گھڑی کی جس میں ہم رہ رہے ہیں۔ جس وعدے کی گھڑی میں ہم رہ رہے ہیں اِس کی بدولت، خُدا کی خصوصیت کی شناخت ہو رہی ہے۔

(119) یہ بات خُدا کو یکساں بناتی ہے جیسا کہ وہ تھا۔ توجہ دیں، ’’اگلے زمانہ میں،‘‘ ’’حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح، باپ دادا سے نبیوں کی معرفت کلام کیا۔‘‘ ’’شریعت اور انبیا یوحنا تک رہے؛ اُس وقت سے، خُدا کی بادشاہی کی خوشخبری دی جاتی ہے۔‘‘ دھیان دیں، ’’لیکن اِس آخری زمانے میں؛‘‘ وہی بات اُس نے کہی جو اُس نے اُسوقت،‘‘ اپنے بیٹے کی معرفت کہی۔‘‘

’’اگلے زمانہ میں، خُدا نے، باپ دادا سے نبیوں کی معرفت کلام کیا؛ اور اِس آخری زمانہ میں،‘‘ بالکل وہی کام کر رہا ہے، ’’لوگوں سے (یعنی باپ دادا سے) اپنے بیٹے یسُوع مسیح کی معرفت کلام کر رہا ہے۔‘‘ اور اُسے مُردوں میں سے اُٹھا کھڑا کیا ہے، وہ ہمارے درمیان موجود ہے، اور خود کو شناخت کروا رہا ہے اور ہمیں پہلے سے ہونے والی باتیں بتا رہا ہے، کہ وہی دِل کے خیالوں اور ارادوں کو پرکھنے والا ہے۔ یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے! ’’اور اگلے زمانہ میں خُدا نے، باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کیا، لیکن اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے یسُوع مسیح کی معرفت کلام کیا۔‘‘ پاک کلام کے ساتھ گڑبڑ نہیں کی جاسکتی ہے۔ یہ بالکل وہی ہے۔

(120) جیسے کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں، خُدا کو اِس کلام کی ترجمانی کیلئے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ آپ اپنے کلام کی ترجمانی کرتا ہے۔ کیونکہ جب وہ کوئی بات کہتا ہے، تو وہ ہوتی ہے، اور یہی ترجمانی ہے۔ دیکھیں؟ اُسکو ضرورت نہیں کہ کوئی ایسے کہے، ’’اچھا، مُجھے یقین ہے اِسکا مطلب یہ ہے۔‘‘ خُدا آپ اپنی ترجمانی کے وسیلہ اُس کی شناخت کرتا ہے، اُسکا۔

(121) اگرچہ اِس زمانہ کیلئے وعدہ موجود ہے! کیونکہ ہم لوتھر کی-کی- کی روشنی میں نہیں رہ سکتے۔ ہم ویسلی کی روشنی میں نہیں رہ سکتے۔ ہم اُن میں سے کسی کی روشنی میں نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ ہمارے رہنے کیلئے وہ روشنی ہے جس کا اِس زمانہ کیلئے وعدہ کیا گیا ہے۔

(122) کیا ہوتا اگر موسیٰ مصر میں گیا ہوتا، اور اُس نے کہا ہوتا، ’’ٹھیک ہے، ہم لوگ ایک بڑی کشتی بنائینگے۔ اور اِس ملک سے تیر کر باہر نکل جائینگے۔ کیونکہ دریائے نیل کا بہاؤ اُوپر آ رہا ہے‘‘؟ اور جب اُنھوں نے واپس طومار میں دیکھا؛ تو وہاں ایسا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ یہ سچ ہے۔ لیکن، آپ توجہ دیں، اُس نے خود کو خُدا کے نبی کی حیثیت سے شناخت کیا، اسلیئے جو کُچھ اُس نے کہا وہ وقوع پذیر ہوا، اور وہ لوگ جان گئے کہ اُسکے پاس خُداوند کا کلام تھا۔ فرعون کے پاس نیزے تھے، لیکن موسیٰ کے پاس کلام تھا۔ لہٰذا جب وہ بحرِ قلزم پر پہنچے، تو تمام نیزے سمندر میں غرق ہو گئے؛ اور موسیٰ خشک زمین سے ہوتے ہوئے، اسرائیل کو سمندر پار لے گیا، کیونکہ اُسکے پاس کلام تھا، اور وہ اُس زمانہ کیلئے کلام تھا۔ اُس زمانہ کیلئے موسیٰ مجسم کلام تھا۔

ایلیاہ اپنے زمانہ کیلئے مجسم کلام تھا۔

(123) مسیح بھی مجسم کلام ہے، اور سارے وعدے اُس نے پورے کیے۔ ’’تھوڑی دیر باقی ہے

کہ دُنیا مُجھے پھر نہ دیکھے گی؛ مگر تم مُجھے دیکھتے رہو گے، کیونکہ دُنیا کے آخر تک، مَیں تمہارے ساتھ، بلکہ تمہارے اندر ہونگا۔ یہ کام جو مَیں کرتا ہوں تم بھی کرو گے۔'' اُس نے اِن کاموں کا وعدہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ خُدا کی خصوصیت ہے جو اُس کے کلام کو ظاہر کر رہی ہے، جس طرح اُس نے سب زمانوں میں کیا۔

(124) ملاکی 4 میں، اُس نے کہا، ''دیکھو، خُداوند کے عظیم اور ہولناک دِن کے آنے سے پیشتر، مَیں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا؛ اُس دِن کے آنے سے پیشتر، وہ اُولاد کا ایمان دوبارہ والدوں کی طرف واپس بحال کریگا۔'' اُس نے اِس کا وعدہ کیا ہے۔

(125) یسُوع نے، مقدّس لوقا کے 17 ویں باب میں کہا، ''جیسا سدوم کے دِنوں میں ہوا تھا، ابنِ آدم کے ظاہر ہونے کے دِن بھی ایسا ہی ہوگا، جب ابنِ آدم ظاہر ہوگا۔'' اِن دِنوں میں جبکہ دُنیا سدوم کی مانند بن چکی ہے، اور مُکاشفہ خود عیاں ہو رہا ہے، تو پھر کیا ہوگا؟ تو پھر کلام کے اُس حصہ کی خصوصیات پوری ہونگی۔ خُدا خود کو اپنی خصوصیات سے ظاہر کر رہا ہے جو اُس میں ہمیشہ سے رہی ہیں۔ وہ اُن خصوصیات کو چھوڑ نہیں سکتا۔

(126) آخری دِنوں میں، اُس نے اپنے بیٹے کی معرفت شناخت کی ہے۔ توجہ دیں کیسے خُدا یہ ہمیشہ سے کرتا آیا ہے- اور وہ...... وہ اپنے طریقے کو کبھی تبدیل نہیں کرتا ہے۔

(127) وہ تین آدمی جو ابرہام سے مخاطب ہوئے، جیسا کہ ہم، سدوم کے دِنوں کے متعلق بات کر رہے تھے۔

(128) ابرہام وہ آدمی تھا جو خُدا پر ایمان لایا تھا۔ اُس نے خُدا کو اُسکے وعدے کے مطابق لیا تھا۔ اور جب خُدا نے اُسے بلایا تھا، تو اُسکی بیوی، سارہ، پینسٹھ برس کی تھی، اور ابرہام پچھتر برس کا تھا۔ اُس نے کہا تھا کہ وہ ایک بچے کو پائیں گے؛ ابرہام کیلئے سارہ سے ایک بچہ ہوگا۔ شاید یہ بات تھوڑی سی مضحکہ خیز معلوم ہو، لیکن مَیں تصور کرتا ہوں کہ اُس نے- اُس نے چھوٹی چھوٹی سی جوتیاں اور پنیں، اور سب کُچھ، تیار کر لیا ہوگا، کیونکہ وہ اُس بچے کو حاصل کرنے جا رہے تھے۔

(129) پہلے اٹھائیس دِنوں کے بعد، شاید ابرہام نے سارہ سے پوچھا ہوگا، کیوں، ''پیاری، تم کیسا محسوس کرتی ہو؟''

''کوئی فرق نہیں۔''

’’اُس نے کہا ہوگا خُدا کو جلال ملے، کسی بھی حال میں، ہم اُس بچے کو حاصل کرینگے۔‘‘

’’تم کیسے جانتے ہو؟‘‘

’’خُدا نے ایسا کہا ہے۔‘‘

ایک سال گزر گیا۔’’پیاری، اب کیسا محسوس کرتی ہو؟‘‘

’’کوئی فرق نہیں۔‘‘

’’اُس نے کہا ہوگا ہم کسی بھی حال میں، اُس بچے کو حاصل کرینگے۔ کیونکہ خُدا نے ایسا کہا ہے۔‘‘

پانچ سال گزر گئے۔’’پیاری، اب کیسا محسوس کرتی ہو؟‘‘

’’کوئی فرق نہیں۔‘‘

’’اُس نے کہا ہوگا ہم کسی بھی حال میں، اُس بچے کو حاصل کرینگے۔ کیونکہ خُدا نے ایسا کہا ہے۔‘‘

(130) یہ کیا تھا؟ اُسکے پاس خُدا کا وعدہ تھا۔ اُس نے خُدا پر ایمان رکھا، اور اُس نے خُدا کی مانند عمل کیا: وہ موعودہ کلام پر قائم رہا۔

(131) پچیس سال گزر گئے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے جوتے زرد پڑ گئے تھے، لیکن وہ اب بھی اُنھیں تھامے ہوئے تھی۔ اب وہ بھی بوڑھا ہو گیا تھا۔ اور کندھے جُھک گئے تھے، اور وہ ایک عجیب شکل میں ڈھل چکا تھا؛ اب سارہ کا رحم بھی مُردہ سا ہو گیا تھا، اور وہ بھی زرخیز نہ رہا تھا۔ دیکھیں اب وہ کیسی حالت میں پہنچ چکے ہیں!

(132) اُسکے بناوٹی ایماندار دوستوں نے اُس سے پوچھا ہوگا۔’’ابرہام، قوموں کے باپ، اب تُو کیسا محسوس کرتا ہے؟‘‘

(133) ’’سب ٹھیک ہے، خُدا کو جلال ملے، مَیں بہتر محسوس کرتا ہوں۔ ہم کسی بھی حال میں، اُس بچے کو پائیں گے۔‘‘ پس وہ بے اعتقادی کی وجہ سے خُدا کے وعدے سے ڈگمگایا نہیں؛ بلکہ وہ خُدا کو، جلال دیتے ہوئے مضبوط تھا، اسلیئے کہ وہ مکمل طور پر اُس بات پر قائل تھا جو خُدا نے کہی تھی، کہ خُدا اُس کام کو کرنے پر قادر ہے۔ آمین۔ اور یہی ایک ایماندار کی خصوصیت ہے۔

(134) آپکے متعلق کیا خیال ہے؟ دیکھیں؟ ہم جو ابرہام کی اُولاد ہیں، ہمارے متعلق کیا خیال

ہے؟ کیا ہم وعدے کے طور پر، خُدا کے کلام کیساتھ شناخت ہوتے ہیں، اور ہماری خصوصیت ہماری شناخت کرتی ہے، کہ ہم واقعی اِس پر ایمان رکھتے ہیں؟ یا، آپ صرف بُڑ بڑاتے ہیں، یہاں سے کود کر، وہاں پر، اور پھر نیچے، اور پھر اندازہ لگاتے ہیں، یا پھر اِسکے متعلق، صرف بُڑ بڑاتے ہیں؟ تو پھر سُنیں، ہم مسیحی نہیں ہیں، بلکہ ہم صرف بناوٹی اعتقاد رکھنے والے ہیں۔

(135) لیکن، جب ہم واقعی اُس وعدے کیساتھ کھڑے ہوتے ہیں، تو اُسکو ٹھیک وہاں کھینچتے ہیں اور اُس کیساتھ کھڑے ہوتے ہیں! ابرہام نے ایسا ہی کیا۔

(136) اب ہم دیکھتے ہیں، ایک دِن اُس نے تین مردوں کو، آتے ہوئے دیکھا۔ اور بائبل بیان کرتی ہے، ''کہ وہ گرمی کا وقت تھا،'' اِس کا مطلب ہے کہ یقیناً دوپہر کا وقت تھا۔ اور وہ مرد وہاں آئے اور اُس سے باتیں کررہے تھے۔ ہم اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ اُن میں سے دو سدوم کو چلے گئے۔ مُجھے یقین ہے کہ ہم نے کسی رات اِس پر بات کی تھی۔ اور اُن میں سے ایک اُس کے ساتھ رہا۔

(137) اُس ایک مرد پر توجہ دیں وہ جو...... اُس کیساتھ رہا، اُس مرد نے کیا کِیا۔ اُسکی خصوصیت کی بدولت اُس ایک کی شناخت ہوئی، کہ وہ الوہیم تھا۔

(138) الوہیم، یہی پہلا لفظ بائبل میں ہے، ''جہاں لکھا ہے ابتدا میں خُدا نے......'' اب، آپ اسکالر لوگوں میں سے ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ لفظ خُدا کا مطلب، عبرانی میں، ''الوہیم ہے،'' جسکا مطلب ہے، ''قادرِ مطلق، خود کفیل، وجود رکھنے والا۔ جسکو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی ترجمانی کی ضرورت ہے؛ وہ آپ اپنا ترجمان ہے۔ وہ خود کفیل، ہر جگہ موجود، اور قادرِ مطلق خُدا ہے۔ کیونکہ وہ خُدا ہے۔

(139) اور وہ وہاں موجود تھا۔ اور اب ابرہام، وہ بزرگ تھا جس نے کلام کو تھاما ہوا تھا، اُس نے اُس شخص پر نظر کی۔ اور جب وہ شخص اپنی پیٹھ کو خیمہ کی جانب کیے ہوئے تھا، تو اُس نے پوچھا، ''اب تیری بیوی، سارہ کہاں ہے؟''

اُس نے جواب دیا، ''وہ تیرے پیچھے، خیمہ کے اندر ہے۔''

(140) اُس نے کہا، ''مَیں پھر موسمِ بہار میں تیرے پاس آؤں گا، اور تُو اُس بچے کو حاصل کریگا جس کا مَیں نے تُجھ سے وعدہ کیا ہے۔''

(141) اور سارہ اِس بات پر ہنسی۔ اور وہ جو اُس سے بات کررہا تھا، اُس نے اُسے بتایا کہ

سارہ نے خیمہ کے اندر، اُس کے پیچھے کیا کہا ہے۔

(142) اب دیکھیں، پیدایش میں، آپ اِس بات کو پڑھیں گے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اُس وقت، ابرہام سے ملنے کے بعد، اُس شخص نے اپنی شناخت کروائی......

(143) یہ کیا تھا؟ عبرانیوں، 4 باب، اور 12 وِیں آیت میں، لکھا ہے، ''کیونکہ خُدا کا کلام، ہر ایک دودھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے، اور دِل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔''

(144) وہ جانتا تھا کہ وہ وہی مرد ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کے علاوہ اُس سرزمین میں کوئی نبی نہیں، اور اسلیئے خُداوند کا کلام اُس کے پاس آیا تھا۔ اور وہ نبی تھا، اور وہاں کلام نبی کے پاس آیا۔

(145) بالکل یہی بات یوحنا اصطباغی کیساتھ تھی۔ وہاں چار سو سالوں سے کوئی نبی نہیں تھا۔ اور مُجھے یاد ہے......

(146) ہوسکتا ہے آج رات، یہاں پرانے ڈاکٹر ڈیوس بیٹھے ہوں، وہ پرانے مشنری بپٹسٹ مناد ہیں جنھوں نے مُجھے اُس ایمان میں بپتسمہ دیا تھا۔ اور وہ اکثر مُجھ سے بحث کیا کرتے تھے۔ اُس نے کہا، ''بلی، تم محض ابھی بچے ہو۔ تمہیں میری سُننی چاہیے۔''

مَیں نے کہا، ''ٹھیک ہے، بھائی ڈیوس، مَیں سُن رہا ہوں۔''

(147) اُس نے کہا، ''تم غور کرو، یوحنا کو بپتسمہ نہیں دیا گیا تھا۔ لہٰذا اُس نے صرف بپتسمہ دیا تھا، لیکن اُس نے خود بپتسمہ نہیں لیا تھا؛ کیونکہ کوئی اُسکو بپتسمہ دینے کے لائق نہ تھا۔'' اب یہ بڑی اچھی بپٹسٹ تھیالوجی ہے۔ ''اور یسُوع وہاں آیا، اور اُس وقت کہا...... یوحنا نے کہا، 'مَیں تو خود تُجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں؛ اور تُو میرے پاس آیا ہے؟' اُس نے جواب دیا، ''اب تُو ہونے ہی دے۔''' اُس نے کہا، ''تم غور کرو، اِس پر اُس نے اُس کیساتھ 'ہونے' دیا،'' اُس نے کہا، ''اُس وقت یسُوع نے یوحنا کو بپتسمہ دیا تھا۔ اور جب وہ پانی سے باہر آیا، تو اُس وقت آسمان کھُل گیا اور اُس نے خُدا کو کبوتر کی مانند، اُترتے اور اپنے اُوپر آتے دیکھا، اور یہ آواز آئی، 'یہ میرا پیارا بیٹا ہے، جس سے مَیں خوش ہوں۔''' مگر، مَیں ہرگز ڈاکٹر ڈیوس سے اختلاف نہیں، نہیں کر رہا، لیکن وہ غلط تھا۔

(148) دیکھیں، یوحنا نبی تھا، اور کلام ہمیشہ نبی کے پاس آتا ہے۔ لہٰذا اگر کلام مجسم ہوا تھا، تو کسی بھی حال میں، اُسے نبی کے پاس آنا تھا؛ کیونکہ، وہ کلام کی گواہی دیتا ہے، اور اُس کی وہی خصوصیت اُسکی شناخت تھی۔ اور اب جب وہاں کلام آیا، تو دیکھیں کیا ہوا؟ جیسے ہی وہ چلتا ہوا یسُوع کے سامنے

آیا، تو یوحنا نے کہا، ''مَیں تو خود تُجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں؛ تُو میرے پاس آیا ہے؟''

(149) یسُوع نے کہا، ''اب تُو ہونے ہی دے، کیونکہ (ہمیں مناسب ہے) ہمیں اِسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔'' دیکھیں یوحنا نبی کی حیثیت سے، اور وہ کلام کی حیثیت سے موجود تھا۔ یسُوع قربانی تھا، اور وہ اپنی زمینی خدمت میں داخل ہونے کیلئے تیار تھا، اور اِس سے پہلے کہ قربانی پیش کی جاتی اُس کو دھونا تھا۔ اور یوحنا نے اُسے بپتسمہ دیا؛ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ ''اب تُو ہونے ہی دے، کیونکہ ہمیں اِسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔'' اِس سے پہلے کہ قربانی پیش کی جاتی اُس کو دھونا تھا، لہٰذا اسلیئے یوحنا نے اُسے بپتسمہ دیا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ یسُوع یوحنا کو بپتسمہ دے رہا تھا۔ یوحنا نے یسُوع کو بپتسمہ دیا تھا۔ ''اب ہونے ہی دے۔''

(150) توجہ دیں، وہاں ابرہام تھا، اور خُداوند کا کلام اُسکے پاس تھا۔ خُداوند کا کلام اُسکے پاس آیا تھا۔ کیونکہ وہ نبی تھا۔ اور جب کلام آیا۔ تو اُس نے اُسے، ''ابرہام؛'' نہ کہ ابرام کہا۔

(151) لیکن اُس سے چند دِن پہلے، اُس کا نام ابرام-ابرام تھا، لیکن اب اُس کا نام ابرہام ہے۔ اُس کی بیوی کا نام ساری تھا، لیکن اب اُسکا نام ''سارہ ہے؛'' نہ کہ S-a-r-r-a؛ بلکہ S-a-r-a-h۔ اور (A-b-r-a-h-a-m) نہ کہ A-b-r-a-m، بلکہ A-b-r-a-h-a-m، ابرہام۔

(152) اور اُس مرد نے خود کی شناخت کروائی، جب اُس نے کہا، ''ابرہام!'' اوہ، میرے خُدایا!

اور ابرہام نے کہا، ''الوہیم!''

(153) دیکھیں کلام اور نبی، ایک ساتھ ہیں، اور دونوں کی خصوصیات کی شناخت ہوئی۔

(154) الوہیم، نے کہا، ''تیری بیوی، سارہ کہاں ہے؟''

(155) اُس نے کہا، ''وہ تیرے پیچھے، خیمہ کے اندر ہے۔'' اور......اُس وقت معجزہ ہو چکا تھا۔ الوہیم! ابرہام نے اُسے، ''خود کفیل، قادرِ مطلق، اختیار والا خُدا کہا۔''

(156) یسُوع نے کہا، جب وہ زمین پر تھا، تو اُس نے بالکل وہی کام کیا جو الوہیم نے کیا۔ یعنی خُدا ہونے کی حیثیت سے اُس کی خصوصیت کی شناخت ہوئی۔

(157) اور اُس نے کہا، ''جیسا سدوم کے دِنوں میں ہوا تھا، ابنِ آدم کے ظاہر ہونے کے دِن بھی ایسا ہی ہوگا، اور آخری دِنوں میں، جب وہ ظاہر ہوتا ہے، تو وہی چیز دوبارہ وقوع پذیر ہوتی ہے۔''

الوہیم یعنی قادرِ مطلق خُدا، اپنے لوگوں کے درمیان موجود ہے! یہ وہ بات ہے جو کلام کہتا ہے۔ الوہیم اپنے لوگوں کے درمیان موجود ہے!

(158) وہ الوہیم، خُدا، چالیس سالوں سے ہمیں رُوح القُدس کے ساتھ بپتسمہ دیتا آ رہا ہے! اور کلیسیا......

(159) دیکھیں، ابرہام نے ایک نشان دیکھا، ایک اور بلاہٹ؛ ایک نشان، ایک بلاہٹ ہے؛ اور ایک بلاہٹ، ایک نشان ہے؛ جو کہ اُس وعدے کے فرزند کا منتظر ہونا تھا۔ لیکن آخری نشان جو اُس نے دیکھا، جو کہ آخر میں ظاہر ہوا تھا، اِس سے پہلے کہ وہ وعدے کا فرزند منظر پر آتا یہ خُدا کا آخری دورہ تھا، اور الوہیم انسانی جسم میں موجود تھا۔ اُس کے بعد وعدے کا فرزند آیا۔

(160) اور اب ابرہام کی نسل وعدے کے فرزند، یسُوع مسیح کا انتظار کر رہی ہے۔ اور اِنھوں نے نشانات، رُوحُ القُدس کا نزول، اور غیر زبانوں میں بولنا، اور الٰہی شفا کو دیکھ لیا ہے، اور وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب ابنِ آدم ظاہر ہوتا ہے، تو الوہیم ابرہام کی شاہی نسل کے پاس واپس لوٹ آتا ہے اور بالکل وہی نشان دِکھاتا ہے جو اُس نے اُس زمانے میں دِکھائے تھے، آمین، ویسا ہی الوہیم، جیسا وہ تب تھا! کیوں؟ اسلیئے کہ یہی خُدا کی خصوصیت ہے۔

(161) اب، مسیح خُدا تھا اور اُس نے کہا، ”تھوڑی دیر باقی ہے دُنیا مُجھے پھر نہیں دیکھے گی؛ لیکن تم مُجھے دیکھتے رہو گے، کیونکہ مَیں دُنیا کے، آخر تک، تمہارے ساتھ، بلکہ تمہارے اندر ہونگا۔ یہ کام جو مَیں کرتا ہوں تم بھی کرو گے۔“

(162) یسُوع نے – نے لوقا کے، 17 ویں باب میں کہا۔ ٹھیک ہے، جب ہم ایمان لاتے ہیں اور پھر ان آخری دِنوں کو دیکھتے ہیں، تو دوبارہ اُس ترتیب کے ردِعمل کا اظہار کیا جانا ہے۔

(163) اسلیئے، عبرانیوں 1:1 میں مرقوم ہے، ”اگلے زمانہ میں، خُدا نے، نبیوں کی معرفت خود کو شناخت کروایا، اور اِس آخری زمانہ میں اپنے بیٹے کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلہ شناخت کروایا ہے،“ اور کلیسیا کو بالکل وہی خصوصیت دی ہے جو اُسکے پاس تھی، اور یوں اُس نے عبرانیوں 8:13 کو بالکل سچ ثابت کیا ہے۔

(164) اِس سے پروں کو اُکھاڑا نہیں جا سکتا۔ یہ عقاب کے پر ہیں۔ یہ مضبوطی سے لگے ہوتے ہیں، کیونکہ وہ آسمانی پرندہ ہے۔ [ٹیپ پر خالی جگہ ہے – ایڈیٹر۔]

......وہ اُنکو عقاب کی خوراک کھلاتے ہیں۔

(165) اب ہم اِس پر توجہ دیتے ہیں، ''اگلے زمانہ میں، حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح، باپ دادا سے نبیوں کی معرفت کلام کیا، اور اِس آخری زمانہ میں اپنے بیٹے یسُوع مسیح، یعنی اُسکے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلہ کلام کیا۔'' اور بالکل وہی یسُوع، دو ہزار سال کے بعد بھی، ہمارے درمیان موجود ہے، نہ کہ کوئی نبیوں میں سے؛ بلکہ وہی یسُوع، ہللّویاہ، جو خُدا کا زندہ بیٹا ہے!

(166) یسُوع نے، ایک دِن کہا، اُس نے کہا، ''اِس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں، اور اُنھیں ایک نشان دیا جائیگا۔'' اِس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ۔ اِس زمانے سے بڑھ کر دُنیا میں کونسا زمانہ زیادہ گنہگار، زنا کار، اور بھٹکا ہوا ہے؟

(167) ''کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دِن وہیل مچھلی کے پیٹ میں رہا، ویسے ہی ابنِ آدم تین دِن اور رات زمین کے اندر رہے گا۔''

(168) پھر، ''اِس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگوں نے'' ایک نشان جو حاصل کرنا تھا۔ کس قسم کا نشان تھا؟ جی اُٹھنے کا نشان۔ آج دو ہزار سالوں کے بعد، وہ ہمارے پاس ہے، اور وہ اب بھی زندہ ہے۔ آج رات، وہ ہمارے درمیان موجود ہے، جو کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، اور خود کو خُدا کی خصوصیات کے وسیلہ شناخت کروا رہا ہے، جو اِس زمانہ میں کلام کی صورت میں مجسم ہوا ہے جسکا اُس نے کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ آمین۔

(169) کلام موجود ہے۔ اب اگلی بات، اِس آخری زمانہ میں، اُسکے بیٹے کے وسیلہ اُسکی شناخت ہے، کیا آپ اِس نشان کا یقین کرینگے؟ توجہ دیں۔

(170) خُدا نے اگلے زمانہ میں موسیٰ سے کلام کیا۔ اور استثنا 18:15 میں، کہا، ''خُداوند تمہارا خُدا میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔'' اب غور کریں۔ یہ کلام ہے۔ یہ کلام ہے۔ یہ خُدا تھا۔ یہ موسیٰ نہیں تھا۔ موسیٰ کو یہ کیسے معلوم ہوا؛ وہ تو ایک انسان تھا؟ بلکہ خُدا نے، موسیٰ کے وسیلہ، یہ کہا تھا۔ کیا آپ اِس کا یقین کرتے ہیں؟ ٹھیک ہے۔

(171) اب یسُوع پر توجہ دیں، دیکھیں کیسے اُسکی۔ اُسکی خصوصیات نے شناخت کیا کہ یہ موعودہ کلام سچا ہے۔ اُس نے یقیناً ویسا ہی کیا۔ وہ اُس خصوصیت کی بدولت شناخت ہوا تھا جو موسیٰ نے کہی تھی کہ وہ ایسا ہوگا۔

(172) جیسے آج لوگوں میں سے، بہت سارے ہیں، جو کسی عظیم لیڈر کو دیکھنا چاہتے ہیں۔''اوہ، یہ ڈاکٹر پی ایچ۔فلاں فلاں ہے۔وہ ہارٹ فورڈ یونیورسٹی سے آیا ہے۔یا، وہ کسی ایسی ہی بڑی عظیم جگہ سے آیا ہے۔'' یہ خُدا کی شناخت نہیں ہے۔نہیں، ہرگز نہیں۔اُس کے متعلق کوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ کلام ہے جو خُدا کی شناخت کرتا ہے۔سمجھے؟

(173) یسُوع دُنیا کی نظر میں، کوئی عالم نہیں تھا، نہ ہی وہ کوئی پریسٹ تھا، اور نہ ہی وہ کوئی ربی تھا۔ بلکہ وہ دُنیا کی نظر میں، ایک باغی تھا۔

(174) لیکن خُدا اُس کے وسیلہ اپنے کلام کی تصدیق کررہا تھا، جسے اُس نے عمانوایل بنایا۔یہی اُس کی شناخت تھی۔اب، یہاں، یسُوع بالکل وہی کام کررہا ہے جو خُدا نے اگلے زمانے میں کہا تھا کہ وہ کریگا، جو اُس نے موسیٰ کے وسیلہ کہا تھا، کہ وہ کریگا۔

(175) اب دھیان دیں جب وہ پطرس سے مِلا، جیسے کسی رات ہم نے اِسے ڈرامے کے طور پر دیکھا تھا، جب وہ پطرس سے مِلا اور پطرس کو بتایا کہ اُس کا نام کیا ہے۔ اِس نشان نے پطرس کے سامنے، اُس کے مسیحانہ دعویٰ کو شناخت کیا، کیونکہ کلام نے کہا تھا،'' کہ خُداوند تمہارا خُدا ایک نبی برپا کریگا۔''

(176) اور جب پطرس وہاں آیا، جو کہ اُس وقت شمعون تھا، وہ وہاں آیا جہاں وہ اُس وقت تھا۔ اور یسُوع نے اُس پر نگاہ ڈالی، اور کہا،'' تیرا نام شمعون ہے، اور تُو یوناہ کا بیٹا ہے۔'' اِسی خصوصیت نے مسیح کی وہ کلام ہونے کی شناخت کی جس کا موسیٰ نے وعدہ کیا تھا۔اُس نشان کے وسیلہ پطرس پہچان گیا کہ یسُوع ہی مسیحا ہے۔کیونکہ آخری دِنوں میں مسح کیلیۓ'' خُدا مسیح میں تھا۔''نتن ایل...... یاد ہے، اُس نے شمعون کو اُس کا نام بتادیا۔

(177) اب، توجہ دیں، کہ نتن ایل کو اُس نے بتایا کہ اُس نے کیا کِیا تھا۔''جب تُو درخت کے نیچے تھا مَیں نے تُجھے دیکھا۔'' اِسی خصوصیت نے اُسکے مسیح ہونے کی شناخت کی۔

(178) اُس نے کہا،''تُو خُدا کا بیٹا ہے۔تُو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔'' اُس موعودہ کلام کی خصوصیت سے اُس کی شناخت ہوئی تھی کہ اُسے ہی مسیح ہونا تھا۔''خُداوند تمہارا خُدا ایک نبی برپا کریگا۔''

(179) وہ عورت جو کنویں پر تھی، اُس نے اُسکو بتایا کہ وہ کیا تھی، اور اِس خصوصیت نے اُسکی

موعودہ مسیح کی حیثیت سے شناخت کروائی۔ سمجھے؟

(180) اُسکا کردار، اُسکی خصوصیات، کلام ہوتے ہوئے شناخت کی جا رہی تھیں۔ اُس کی خصوصیات ظاہر کر رہی تھی کہ کلام خُدا تھا، لہٰذا یہ مسیح میں خُدا کی شناخت کی جا رہی تھی۔ اب اِس کو دیکھیں۔ توجہ دیں۔

(181) پطرس کے سامنے، اُسکا نام بتانے سے اُسکی شناخت پطرس کے سامنے ہوئی۔ نتن ایل کے سامنے اُس کی شناخت اِس لیے ہوئی کہ اُس نے اُسے بتایا کہ اُس نے کیا کِیا تھا۔ اُس عورت نے کیا کِیا تھا یہ بتانے کی وجہ سے وہ اُس عورت کے سامنے شناخت ہوا۔ وہ کیا ہے......وہ کون تھا؛ اُس نے کیا کِیا تھا؛ اور وہ عورت پہلے کیا تھی۔ اُس نے اپنی مسیحا ہونے کی خصوصیت شناخت کروائی جیسی مسیح کی خصوصیت ہونی چاہیے تھی۔

(182) اُس عورت پر غور کریں جس نے بالکل یہ بات کہی۔ ''جناب، مُجھے معلوم ہوتا ہے کہ تُو نبی ہے۔ کیونکہ سینکڑوں سالوں سے ہمیں کوئی نبی نہیں مِلا۔ ہمارے پاس کلیسیا کی بہتات ہے، اور شور وغُل کرنے والوں اور تنظیمی تفریق کی بہتات ہے، لیکن سینکڑوں سالوں سے ہمیں کوئی نبی نہیں مِلا۔ ہم جانتے ہیں کہ جب مسیح آئیگا، تو ایسی باتیں اُسکی شناخت کریں گی۔''

(183) اُس نے کہا، ''مَیں جو تُجھ سے بول رہاہُوں، وہی ہُوں۔'' اِسکے متعلق کوئی مشکوک بات نہیں، ''مَیں وُہی ہُوں۔'' یہی اُس کی شناخت ہے۔

(184) وہ عورت جس کے خون جاری تھا، تب اُس کی شناخت کلام کی حیثیت سے ہوئی۔ کیسے؟ جب اُس عورت نے ایمان سے اُسے چھُوا تھا اور جو کُچھ اُس نے کیا تھا اُس کی بدولت شناخت ہوئی۔ وہ اردگرد گھوما اور کہا، ''وہ کون ہے جس نے مُجھے چھُوا؟'' وہ جانتا تھا کُچھ ہوا ہے۔ اِسی چیز نے یسُوع کو مسیح کی حیثیت سے شناخت کروایا۔

(185) کیونکہ وہ اِس بات پر ایمان رکھتی تھی، اور کہتی تھی، ''اگر مَیں اُس کی پوشاک کو چھُو لوں گی، تو مَیں ٹھیک ہو جاؤنگی۔''

(186) لہٰذا جیسے ہی اُس نے چھُوا، وہ گھوما، اور کہا، ''وہ کون ہے جس نے مُجھے چھُوا؟'' اور اُن سب نے اِس بات کا نکار کر دیا۔ لیکن اُس کی مسیحائی خصوصیت موجود تھی......

(187) آمین! اُمید کرتا ہوں کہ آپ، سب جو جماعت میں ہیں اِس بات کو سمجھ گئے ہیں۔

سُنیں، جبکہ ہم ختم کر رہے ہیں۔

(188) اُس عورت نے اُسے چھوا۔ ہوسکتا ہے، کہ وہاں سینکڑوں لوگ، اُسے چھونے کی کوشش کر رہے ہوں۔ حتیٰ کہ پطرس نے اُسکو ملامت کی، اور کہا، ''اچھا، مگر اُن میں سے سارے لوگ تُجھے چُھو رہے ہیں۔''

(189) اُس نے کہا، ''ہاں، لیکن کسی نے مُجھے مختلف طریقہ سے چُھوا ہے۔'' یہی وہ مختلف طریقہ ہے، اُس ایمان نے چُھوا؟ دیکھیں؟ اُس نے کہا، ''کسی نے مُجھے چُھوا ہے۔ کیونکہ یہ چُھونا مختلف تھا۔ مَیں نے کمزوری محسوس کی ہے۔ قوت مُجھ سے نکلی ہے۔ نیکی مُجھ میں سے نکلی ہے۔'' اب دیکھیں، وہ رُک جاتا ہے۔

(190) اب دیکھیں، دوسرے لفظوں میں، حتیٰ کہ اُسکے اپنے شاگرد کہہ رہے تھے، ''تیرے کہنے کا مطلب ہے کہ تُو کوئی الگ تھلگ شخص ہے۔ کیوں، جبکہ سب لوگ، تُجھے چُھو رہے ہیں۔''

(191) اُس کی بات پر توجہ دیں، اب اُس کی شناخت کو دیکھیں۔ وہ اردگرد گھوما، اور اُس نے بھیڑ پر نظر کی۔ اور اُس نے ٹھیک اُس عورت کو تلاش کرلیا۔ اور وہ مزید خود کو چھپا نہ سکی۔ اور اُس نے اُس عورت کو اُسکی حالت سے آگاہ کیا، اور کہا، ''جا تیرے ایمان نے تُجھے اچھا کر دیا۔'' اِسی بات سے، وہ جان گئی۔

(192) اِسلیئے، عبرانیوں 12:4 میں لکھا ہے، ''کلام دِل کے خیالوں، اور ارادوں کو جانچتا ہے۔'' اُسکی خصوصیت نے اُسکو اسطرح شناخت ہونے دیا کہ ''خُدا کا کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔'' آمین۔

(193) اور میرا خیال ہے بالکل وہی بات آج رات اُسکو شناخت کروا رہی ہے، جو زندہ یسُوع مسیح کی حیثیت سے آج رات ہمارے درمیان موجود ہے، جو کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ اب، اِسطرح عبرانیوں 8:13 سچ ہے، اُس کی خصوصیت ہی اُسے آج بھی، بالکل اُسی طرح شناخت کروا رہی ہے، جیسے اُس وقت کیا تھا۔

(194) جی اُٹھنے کے بعد، کلیپاس اور اُن پر توجہ کریں۔ یسُوع نے اپنی شناخت اِسطرح کروائی جب اُس نے اُس روٹی کو توڑا، اُس نے یہ کام بالکل اُسطرح کِیا جس طرح اُس نے اِسکو مصلوب ہونے سے پہلے کِیا تھا۔ اور وہ...... بلکہ اِسی بات نے اُسکی خصوصیت کی شناخت کروائی دی،

کیونکہ اِسی طرح سے اُس نے پہلے کِیا تھا۔

(195) اب اگر وہ آج رات یہاں موجود ہے، تو وہ خود کی شناخت کیسے کروائیگا؟ بالکل اُسطرح جیسے اُس نے گزرے کل کروائی تھی، کیونکہ وہ آج بھی یکساں ہے، اور ابد تک رہیگا۔ یہی شناخت ہے۔ عبرانیوں 4، اور......14 اور 15 آیت میں،'' وہ اِسطرح کہتا ہے......'' لکھا ہے،'' وہ ہمارا ایسا سردار کاہن ہے جسے ہم اپنی کمزوریوں کے باعث چھو سکتے ہیں۔'' وہ ٹھیک اب بھی ہمارا سردار کاہن ہے۔ اُسکے جی اُٹھنے کے بعد، اُسکے مصلوب ہونے کے بعد، اُسکے دفنانے کے بعد، اُسکے جی اُٹھنے کے بعد، اور اُسکے اُٹھائے جانے کے بعد، آمین، وہ اب بھی کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، یعنی ایک ایسا سردار کاہن ہے جسے ہم اپنی کمزوریوں کے باعث چھو سکتے ہیں۔ آمین۔ اسلیئے ہر ایک مرد اور عورت جو اِس پر ایمان لائیگا، اُس کیلیئے وہ ٹھیک، اب بھی یکساں ہے۔ وہ ہمارا ایسا سردار کاہن ہے، جو کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

(196) وہ ابد تک زندہ ہے۔ کیا آپ اِس پر ایمان رکھتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے،'' آمین۔''۔ ایڈیٹر۔] اُسکی خصوصیات مسلسل اُسکی شناخت ویسے ہی کرواتی ہیں جیسے وہ پہلے زمین پر تھا۔ اور وہ آج رات بھی، رُوحُ القُدس کی صورت میں، ہمارے درمیان موجود ہے۔ کیونکہ وہ ابد تک زندہ ہے۔ اور اگر وہ اب بھی جیتا ہے، تو اُسکی خصوصیات اُسکی پیروی کرتی ہیں، جیسے وہ ہمیشہ پیروی کرتی تھیں۔

(197) آج رات، مَیں شکر گزار ہوں، کہ،'' اگلے زمانہ میں خُدا نے، باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے، اِس زمانہ کے آخر میں اپنے بیٹے یسُوع مسیح کی معرفت کلام کِیا۔''

(198) میرے خُدایا، مُجھے نہیں معلوم تھا کہ مَیں نے اِس قدر لمبی بات کر لی ہے۔ مَیں اِس طرح کرتے ہوئے بھول ہی گیا تھا۔ مَیں معافی چاہتا ہوں۔ بس مَیں......مَیں اب بند کرونگا۔

آئیں ہم دُعا کریں۔

(199) آسمانی باپ، تُو جو عظیم رحم والا خُدا ہے! خُداوند، مَیں۔مَیں نے......ہو سکتا ہے کہ مَیں نے کافی لمبی بات کی ہے۔ اے خُدا، مَیں دُعا کرتا ہوں، اگر مَیں نے ایسا کیا ہے، تو تُو مُجھے معاف کر دے۔ لیکن، خُداوند، مَیں اُس کلام کیلیئے معذرت خواہ نہیں ہوں جو مَیں نے بیان کیا ہے۔ کیونکہ مَیں نے وہی کُچھ کہا ہے جو تُو نے اپنے کلام میں یہاں کہا ہے۔

(200) اب خُداوند، یہ تو بس ایک یا دو لفظ تیری طرف سے ہیں، اور ہونے دے کہ ہر ایک آج رات اِس بات کو دیکھے۔ اور یہ تھوڑے سے، بیمار لوگ شفا پا جائیں جب یہ دیکھتے ہیں کہ تُو آج بھی ہمارا سردار کاہن ہے۔ خُداوند، مَیں دُعا کرتا ہوں، کہ اگلے چند منٹوں میں، تُو اِس پیغام کو حقیقت میں ایک بار پھر زندہ بنا دے۔ تاکہ جو کُچھ مَیں نے کلام کی بدولت کہا ہے، ہونے دے کہ آج رات، تیری خصوصیت ہم میں شناخت ہو، کہ تُو کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، پس ہم یہ دُعا یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(201) اب ذرا ایک لمحہ ٹھہریں۔ ہم، بلکہ مُجھے - مُجھے تھوڑی دیر ہو گئی ہے، لیکن کیا آپ سب پندرہ، یا بیس منٹ کیلئے ایک دُعائیہ قطار لینے تک برداشت کرینگے؟ اگر آپ ایسا کرینگے، تو اپنا ہاتھ اُٹھائیں، اور کہیں، ''ہم......'' ٹھیک ہے، شکریہ - آپکا شکریہ۔ مَیں آپکو ساڑھے نو بجے تک چھوڑنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ اب یہ وقت آ پہنچا ہے؛ اور مزید بیس منٹ اور ہیں۔ لہٰذا اگر آپ صرف مُجھے دس منٹ دیں دینگے، تو مَیں جلدی کرونگا۔

(202) آئیں دیکھتے ہیں، کہ آج اُنھوں نے کونسے دُعائیہ کارڈ دیئے تھے؟ [ایک بھائی کہتا ہے، ''O۔'' O[؟ کیا، گزری رات ہم نے کہاں سے شروع کیا تھا، ایک، ایک سے؟ [میرا خیال ہے کہ یہ ایک تھا۔''] ہاں، جی ہاں۔

(203) اور پھر گزری رات، ہم نے، ہم نے بس دیکھا...... کہ رُوحُ القُدس موجود تھا...... اور جو کُچھ کہا گیا تھا مَیں اُسے دہرا رہا تھا، اور آج اُسے سُن رہا تھا۔ اُن میں سے بعض فرنچ نام تھے، اور مَیں ...... رُوحُ القُدس موجود ہے؛ اب صرف ایک ہی طریقہ ہے جس سے مَیں ایسا کر سکتا ہوں، مَیں بس انتظار کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

(204) دیکھیں، جب آپ ایک رویا دیکھتے ہیں، تو یہ اردگرد گھومتی ہے اور پھر تفسیر ہوتی ہے۔ اُس کی تفسیر ہوتی ہے۔ ایک رویا میں، جیسے آپ - آپ ایک - ایک بھیڑ دیکھیں گے اُس سے مراد اُون ہو سکتی ہے۔ آپ کے پاس اُس کی تفسیر ضرور ہونی چاہیے، غور کریں، اُس رویا کی طرف مُڑیں اور اُسکی تفسیر کریں۔

(205) اور گزری رات مَیں نے غور کیا، کہ مَیں - مَیں اُن فرنچ ناموں کا تلفظ ادا نہیں کر سکا تھا، مُجھے اُن کے ہجے کرنے پڑے تھے۔

(206) افریقہ میں اور ارد گرد اُن جنگلی اور بت پرست، اور دوسری جگہوں پر، اُن کے نام کے ہجے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، اُنھیں بتائیں کہ وہ کون تھے، اور اُن کی زبان میں ٹھیک اُس کے ہجے کریں۔ اور جیسے ہی آپ اُسکے ہجے کرتے ہیں، تو وہ، وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ کیا تھا۔ مگر، غور کریں، کہ وہ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔ کیونکہ وہ ابدی خُدا ہے۔

(207) آئیں آج رات، ہم O میں سے، پچھتر سے لے کر، ایک سو تک، کو لیتے ہیں۔ کیا O ہے، یہی ہے جو اُس نے کہا تھا؟ مَیں ...... [ایک بھائی کہتا ہے، ''جی ہاں۔ O ہے۔''] O، O۔ جی ہاں۔ ٹھیک ہے۔ دُعائیہ کارڈ پچھتر کس کے پاس ہے، آئیں اُسے دیکھتے ہیں؟ O میں، دُعائیہ کارڈ O، پچھتر، جسکے پاس یہ ہے، اپنا ہاتھ اُٹھائے۔ O ہے۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک یہاں آجائیں۔ پچھتر، اَسی، اور پچاسی، نوے، پچانوے، ایک سو، اگر آپ آئیں گے تو اِس طرف آئیں۔ ٹھیک ہے، یہ قطار ٹھیک یہاں ہے، جلدی کریں؛ کیونکہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ مَیں بھروسہ کرتا ہوں کہ آپ ایسا ہی کرینگے۔

(208) اپنے دُعائیہ کارڈ پر غور کریں۔ اور اپنے ساتھ والے کے دُعائیہ کارڈ پر توجہ دیں۔ کیا ہے ...... اور اگر کوئی معذور ہے، تو اُنھیں دُعائیہ قطار میں لائیں۔ اور اگر اُن کے پاس O ہے، جیسے کہ O، ستر ہے......

(209) بلکہ پچھتر سے سو تک ہے، اور اگر آپ آئیں گے، تو ٹھیک یہاں پر قطار لگائیں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہیں، چاہے بالکونی میں، یا جہاں کہیں زیادہ ہیں، ٹھیک نیچے آجائیں، اور اگر آپ آئیں گے، تو جتنی جلدی ممکن ہے قطار میں آجائیں، تاکہ وقت بچایا جائے۔

(210) اور آپ میں سے جو باقی ہیں، جنکے پاس دُعائیہ کارڈ نہیں ہیں، کیا آپ اپنا ہاتھ اُٹھائینگے اور کہیں گے، ''بھائی برنہم، میرے پاس دُعائیہ کارڈ نہیں ہے، لیکن مَیں ایمان رکھتا ہوں''؟ تو اپنے ہاتھ اُٹھائیں۔

(211) اب یاد رکھیں، مَیں آپ سے سردار کاہن کے متعلق بات کرنے لگا ہوں۔ ''کیونکہ وہ ایسا سردار کاہن ہے جسے ہم اپنی کمزوریوں کے باعث چھو سکتے ہیں۔'' وہ یہوواہ یری ہے، ''خُداوند جو قربانی مہیا کرتا ہے۔'' وہ یہوواہ رافا ہے، ''خُداوند تجھے تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔'' کیا آپ اِس پر ایمان رکھتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] وہ یہوواہ منسے ہے۔ ایک ڈھال، ایک

سِپر، جو ہماری سلامتی ہے، وہ آج بھی ہے۔ٹھیک ہے، کتنے اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہوواہ کے وہ تمام مخلصی والے نام یسُوع پر لاگو ہوتے ہیں؟[آمین۔ایڈیٹر۔] یقیناً، اُس میں ہونے تھے۔ اگروہ-اگروہ...... کیوں، وہ جدا جدا نہیں ہیں، اُن میں سے سب کو اُس میں ہونا ہے۔اور اگر وہ اب بھی یہوواہ یری ہے، تو وہ یہوواہ رافا بھی ہے۔اگروہ یہوواہ یری ہے......وہ یہوواہ یری ہے،''خُداوند جونجات کیلئے قربانی مہیا کرتا ہے،'' تو پھر وہ یہوواہ رافا بھی ہے''جو ہمیں تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔'' آمین۔کیونکہ شفا صرف خُدا کے وسیلے ہی آسکتی ہے۔

(212) ٹھیک ہے، جبکہ لوگ قطار لگاتے ہیں؛ میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ دیکھوں کہ وہ کون ہیں اور وہ کیا ہیں۔لیکن اب دیکھیں، وہ تمام جو باہر ہیں وہ جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو نہیں جانتا۔لہٰذا اپنا ہاتھ اُٹھائیں اور، کہیں،''مُجھے خُدا کی ضرورت ہے۔ بھائی برنہم، آپ مُجھے نہیں جانتے ہیں، لیکن مُجھے خُدا کی ضرورت ہے۔اسلیئے مَیں اپنا ہاتھ اُٹھا رہا ہوں۔''

(213) اب اگر آپ صرف چند منٹ کیلیئے یہ کام حل کر لینگے، تو دیکھیں، محتاط ہو جائیں، اور خاموش ہو جائیں۔اب میرا ایسا مطلب نہیں ہے، جب مَیں یہ کہتا ہوں،''کہ خاموش ہو جائیں،'' ......کیونکہ اگر خُداوند کوئی کام کرتا ہے، تو آپ اُس کی تعریف کرنا چاہیں گے؛ اور یہی عبادت ہے۔ لیکن میرا مطلب ہے،''جیسے کہ اردگرد دوڑنا، اور کھڑے ہو جانا،'' آپ جانتے ہیں، یہ بے حرمتی ہے۔ سمجھے؟ اور رُوح القُدس بہت، زیادہ محتاط ہوتا ہے۔سمجھے؟ بالکل ایسے جیسے مُجھے، کوئی چیز چھوڑ دیتی ہے، اور دیکھیں، مُجھے ایک بار، پھر جنگ کرنی پڑتی ہے۔لیکن آپ سُنیں!

(214) آپ کو اُسکا پہلا وعدہ یاد ہے؟''لوگ تیرا یقین کریں، اور پھر مخلص ہوں، تو پھر دُعا کے آگے کُچھ بھی ٹھہر نہیں پائے گا۔'' کیا آپکو یہ بات یاد ہے؟[جماعت کہتی ہے،''آمین۔''-ایڈیٹر۔] یہ سچ ہے۔جیسا کہ......مَیں نے ابھی تک اِسے ناکام ہوتے نہیں دیکھا، اور نہ یہ ناکام ہوگا۔کیونکہ یہ خُدا ہے۔

(215) اب ہم دُعائیہ قطار کیساتھ جلدی کرینگے، تاکہ لوگوں کے حساب سے، ہم اِس میں سے زیادہ لوگ لیں جتنے کہ ہم لے سکتے ہیں۔لیکن آپ لوگ جنکے پاس دُعائیہ کارڈ ہیں اور اگر آج رات اِنھیں بلایا نہیں جاتا، تو اپنا کارڈ تھام کر رکھیں، ہم آپ کو بھی لیں گے۔ٹھیک ہے۔

(216) اب آپ جو بغیر دُعائیہ کارڈ کے ہیں، یاد رکھیں۔یا، آپ جو باہر ہیں، چاہے آپکے پاس

دُعائیہ کارڈ ہے یا نہیں، صرف ایمان رکھیں کہ وہ عبرانیوں 4 باب کے مطابق یہاں موجود ہے۔'' وہ ایسا سردار کاہن ہے جسے ہم اپنی کمزوریوں کے باعث چھو سکتے ہیں۔'' دیکھیں وہ برقرار رہتا ہے۔توجہ دیں یہوواہ نے خود کو اپنے لوگوں کے درمیان پیش کیا ہے، جیسے اُس نے سدوم کے دِنوں میں کیا تھا۔ ٹھیک ہے۔

(217) ٹھیک ہے، جناب۔اب آئیں دُعا کریں،اب دیکھیں، حقیقی مخلص ہو جائیں۔اب یاد رکھیں،ایک لفظ جو خُدا کی طرف سے ہے اُس سے بڑھ کر ہے جو کوئی انسان کہہ سکتا ہے۔اب دیکھیں، یہ آدمی یہاں موجود ہے، مَیں-مَیں اِسے نہیں جانتا۔اور میرا خیال ہے کہ وہ......آپ میرے لیے اجنبی ہیں، جناب، کیا آپ ہیں؟[بھائی کہتا ہے،'' جی ہاں۔'' -ایڈیٹر۔] آپ ایک اجنبی ہیں۔ہم ایک بات جانتے ہیں، کہ ہم دونوں کو کسی روز خُدا کے حضور کھڑے ہونا ہوگا؛ انسان ہوتے ہوئے، ہم دونوں کو وہاں ملنا ہوگا۔یہ ہماری پہلی ملاقات ہے۔

(218)اب اگر آپ یہاں آئے ہیں، تو آپ بیمار ہیں، مَیں نہیں جانتا؛ دیکھیں، یہ کُچھ اور بھی ہوسکتا ہے۔لیکن اگر مَیں -مَیں آپ پر ہاتھ رکھتا ہوں، اور کہتا ہوں،'' خُداوند کی تعریف ہو! جاؤ، ٹھیک ہو جاؤ گے۔'' تو یہ ٹھیک ہے۔آپ اِس بات پر ایمان رکھ سکتے ہیں۔لیکن کیا ہوا اگر وہ آپ کو بتا دے کہ آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ اب، دیکھیں، یہ فرق ہے، تو پھر آپ جانتے ہیں یہ اُس کی خصوصیت کی شناخت ہے۔غور کریں، یہ میری خصوصیت نہیں ہوگی۔مَیں ایک انسان ہوں؛ مَیں تو اِس آدمی کے متعلق کُچھ نہیں جانتا۔جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے،''مَیں آپ کو نہیں جانتا۔'' اور نہ وہ مُجھے جانتا ہے۔ لیکن اِس سے کیا ہوگا؟ یہی چیز یسُوع مسیح کے کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہونے کی شناخت کریگی۔اِس بات کو جانتے ہوئے کہ یہ مَیں نہیں ہوسکتا، مَیں نہیں ہوسکتا؛ کیونکہ مَیں اِس آدمی کو نہیں جانتا۔وہ مُجھے نہیں جانتا۔لیکن یہ یسُوع مسیح کی خصوصیت ہے......

(219)اگر یسُوع یہاں کھڑا ہوا ہے؛ اور یہ آدمی بیمار ہے۔اور اگر یہ کہے گا،'' خُداوند یسُوع، مُجھے شفا دے۔'' تو یسُوع اِس سے کیا کہے گا؟''مَیں نے تو یہ کام پہلے ہی کر دیا ہے۔'' کیا یہ بات دُرست ہے؟[جماعت کہتی ہے،'' آمین۔'' -ایڈیٹر۔]

(220)'' حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا؛ اور اُس کے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی۔'' تمام مخلصی جو ہم لے سکتے ہیں کلوری پر طے ہے۔اور وہاں سے، تکمیل شدہ کام پر یقین

کریں، یہی ایمان ہے۔ کیا یہ دُرست ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] ٹھیک ہے۔

(221) اب دیکھیں، اب یسُوع زندہ ہے، اور مَیں نے اُسکے کلام کے متعلق بتایا ہے...... واپس سادگی اور کلام کی طرف آئیں، اور اُسکے کلام کا یقین کریں، یہاں آپ ہیں۔ جب وہ اُس رات مُجھ سے ملا، تو اُس نے کہا تھا، ''تیرے ساتھ ایسا ہوگا حتیٰ کہ تُو اُنکے دِل کے خیالات جان لیگا۔ اگر وہ ہاتھ کے پہلے نشان کا یقین نہیں کرینگے، تو اُنھیں اِس نشان کا یقین کرنا پڑیگا۔ سمجھے؟ اگر وہ ایسا نہیں کرتے، تو پھر خون زمین پر لعنت کرتا ہے۔''

(222) بالکل جیسے یہ موسیٰ کے دِنوں میں ہوا تھا۔ اُس نے کہا تھا، ''اگر وہ اُن دونشانوں کا یقین نہ کرینگے،، تو پھر خون زمین پر انڈیل دینا۔ دیکھیں، پانی کو زمین پر انڈیل دینا، تو وہ خون بن جائیگا۔''

(223) اب صرف معلوم کریں۔ اگر مَیں دیکھ سکتا ہوں کہ آپکی پریشانی کیا ہے، تو یہ چیز مطمئن کریگی اور آپکو ایمان رکھنے کے قابل بنائیگی، کیا یہ نہیں بنائیگی؟ [بھائی کہتا ہے، ''یقیناً۔'' -ایڈیٹر۔] اور آپ جانتے ہیں یہ اُس شخص یسُوع مسیح کی خصوصیت ہوگی جس کے متعلق مَیں بات کر رہا ہوں۔

(224) یہ آدمی، جیسے ہی مَیں نے اِس پر نگاہ ڈالی، واپس مُڑا۔ وہ سائیہ ہے۔ اور دوا جیسی کوئی چیز نہیں ہے جو اِس آدمی کی مدد کریگی۔ کیونکہ یہ قریب المرگ ہے۔ یہ سچ ہے۔ اِس کا آپریشن ہوا تھا، اور یہ آپریشن ایک غدود کا آپریشن تھا۔ اور یہ کینسر ہے، اور کینسر آپ کے پورے وجود میں پھیل چکا ہے۔ اگر یہ سچ ہے، تو اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔ صرف خُدا ہی اِس آدمی کو شفا دے سکتا ہے۔ [بھائی کہتا ہے، ''ہللّویاہ! ہللّویاہ!'' -ایڈیٹر۔] لیکن، دیکھیں، جناب، مَیں آپ سے کُچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ شیطان نے اِسے ڈاکٹر کے تیز دھار آلے سے چھپا کر رکھا، لیکن شیطان اِسے خُدا سے نہیں چھپا سکتا۔ کیا آپ اِس بات کا یقین کرتے ہیں؟ کیا آپ اِس کا یقین کرتے ہیں؟ [''اوہ! اوہ!''] تو پھر مَیں، یسُوع مسیح کے نام میں، یہ دُعا کرتا ہوں، سائیہ اِس شخص کو چھوڑ دے، اور یہ شخص زندہ رہے۔ اب کُچھ نہیں رہا؛ صرف کمزوری ہے۔ ٹھیک ہے۔

(225) اب ایک مرد اور ایک عورت ہوتے ہوئے، مَیں اور آپ ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں۔ اور اب، ایک مرد ہونے کے ناطے، مَیں آپکو نہیں جانتا۔ اور شاید، ایک عورت ہونے کی حیثیت سے، آپ بھی مُجھے نہیں جانتی؛ اور نہ ہی اِس سے پہلے آپ نے میرا نام سُنا ہے، نہ تصویر، یا کوئی ایسی چیز دیکھی ہے۔ لیکن ہم ایک دوسرے کے متعلق کُچھ نہیں جانتے ہیں۔ لیکن یہ مسیح کی خصوصیت ہے، کیونکہ

وہ کلام ہے، اور کلام نے اِس زمانہ کیلئے وعدہ کیا ہے۔ آپ نے مُجھے اُسکے متعلق بیان کرتے سُنا ہے۔ تو پھر اُس کی خصوصیات اُسے یہاں شناخت کریں گی۔ نہ مَیں اُسے شناخت کرا سکتا ہوں۔ مَیں آپکو نہیں جانتا۔ آپ سمجھ گئی ہیں۔ کیا ہماری- ہماری جماعت اِسے سمجھ گئی ہے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔''- ایڈیٹر۔] سمجھے؟ مَیں -مَیں ایک انسان ہوں۔ مَیں صرف آپ کا بھائی ہوں۔

(226) جیسے کنویں پر عورت تھی، بتایا کُچھ غلط ہے، آپ کیساتھ بھی کُچھ غلط ہے، یا آپ کیا چاہتی ہیں، آپ کس لئے یہاں پر موجود ہیں۔ اِس بات کا خُدا ہی جج ہوگا۔ سُنیں آپ انیمیا میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مصیبت اُٹھا رہی ہیں۔ یہ سچ ہے، کیا یہ نہیں ہے؟ [بہن کہتی ہے، ''ہاں۔''- ایڈیٹر۔]

(227) مَیں -مَیں نے مسلسل اِس بات پر زور دیا ہے، لہٰذا کوئی سوچ رہا ہے کہ مَیں نے اس کا اندازہ لگایا ہے۔ مَیں نے اِس کا اندازہ نہیں لگایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پل بھر میں ہی، مَیں نے محسوس کیا، کہ کوئی ہے۔ اب آپ اپنے خیالات کو چھپا نہیں سکتے۔ اب مَیں جانتا ہوں، کہ یہاں تقریباً، دو لوگ نہایت ہی شکی مزاج بیٹھے ہوئے ہیں۔ سمجھے؟ لہٰذا یاد رکھیں مَیں آپکا نام بھی پُکار سکتا ہوں، خُدا ایسا کر سکتا ہے، لہٰذا آپ اِس سوچ کو ترک کر دیں۔ مُجھے آپ کو دِکھانے دیں۔

(228) خاتون، یہاں دیکھیں۔ میری طرف متوجہ ہوں۔ مَیں نہیں جانتا کہ اُس نے آپکو کیا بتایا ہے، لیکن مَیں -مَیں جانتا ہوں وہ کیا ہے۔ یہی اُس کی خصوصیت کی شناخت ہے۔ جی ہاں، یہ خون اور پانی، انیمیا کی حالت ہے۔

(229) اب، یہاں، یہاں کُچھ ہے۔ اگر وہ لوگ سوچتے ہیں کہ یہ تو اندازہ لگایا گیا ہے۔ تو پھر یہاں، کسی ایک کیلئے آپ دُعا کر رہی ہیں۔ [بہن کہتی ہے، ''جی ہاں۔''- ایڈیٹر۔] یہ سچ ہے۔ اور یہ بیماری اُسکے گلے میں ہے، [''جی ہاں۔''] غدود، گلے اور ناک کے درمیان غدود ہیں۔ اور اب یہ چیز ایک آپریشن کیلئے تیار ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟ [''جی ہاں۔''] اِس رومال کو لیں اور اُسکے اُوپر رکھیں، اور صرف ایمان رکھیں۔ [''جی ہاں۔''] شک نہ کریں۔ اُسے کسی آپریشن کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اب اپنے پورے دِل کے ساتھ ایمان رکھیں۔

(230) آپ کیسی ہیں؟ یہ بات، اِس عورت کیلئے ہے، کیونکہ آپ کسی چیز کے متعلق خوفزدہ ہیں۔ آپ خوفزدہ ہیں کہ پیدائشی نشان کینسر کی جانب مُڑ گیا ہے۔ [بہن چلا اُٹھتی ہے، ''اوہ!''- ایڈیٹر۔] اب جائیں، ایمان رکھیں، وہ اُس جانب نہیں جائیگا۔ بس جائیں، اور اپنے پورے دِل

کیساتھ ایمان رکھیں۔ یہی خصوصیات ہیں، جو میری نہیں؛ بلکہ اُس کی ہیں!

(231) کیا اب آپ ایمان رکھتے ہیں؟[جماعت کہتی ہے،''آمین۔''-ایڈیٹر۔] پس سب کو ایمان رکھنا چاہیے۔[''آمین!'']

(232)اب دیکھیں، مَیں آپکو نہیں جانتا۔ مَیں آپ کیلئے اجنبی ہوں۔ خُدا آپ کو جانتا ہے۔ کیا آپ اِس پر ایمان رکھتی ہیں؟ آپ جانتی ہیں کہ مَیں آپکو نہیں جانتا، اور آپ اِس بات کو بھی جانتی ہیں کہ آپ مُجھے نہیں جانتی، پس کیا آپ ایمان رکھتی ہیں کہ یہ روح جو بول رہی ہے میری روح نہیں ہوسکتی؟ کیونکہ، مَیں، ایک انسان ہوتے ہوئے، آپ کو نہیں جانتا۔ لیکن یہ موعودہ کلام کی خصوصیات ہیں وہ کلام جو ہر ایک دودھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے، اور دِل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔

(233) آپ بہت بیمار ہیں۔ آپ کو زنانہ تکلیف تھی، جو کہ رحم میں تھی، اور یہ رحم کا کینسر تھا۔ اور آپ اِس سلسلہ میں گئی اور اس کیلئے ایک طریقہ علاج لیا، یہ ریڈیم طریقہ علاج تھا، اور اِس سے صرف ایک ہی کام ہوا کہ یہ آپ کے پورے وجود میں پھیل گیا۔ اور اگر خُدا آپ-آپ کو شفا نہیں دیتا تو آپ مر جائینگی۔ یہ سچ ہے۔ کیا اب آپ ایمان رکھتی ہیں کہ وہ آپ کو شفا دے گا؟[بہن کہتی ہے،''جی ہاں۔''-ایڈیٹر۔] آسمان کا خُدا اِس شیطان کو ڈانٹتا ہے جو ڈاکٹر سے چھپا بیٹھا ہے۔[''اوہ!''] ہوسکتا ہے وہ ریڈیم کی صورت میں چھپا بیٹھا ہے، لیکن رُوح القدُس سے چھپا نہیں ہے۔ بہن جی، اب آپ، جائیں، اور اُس پر ایمان رکھیں۔ کسی بھی حال میں شک نہ کریں، بلکہ ایمان رکھیں۔[''اے خُدا، مُجھے شفا دے!'']

(234) کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا آپکو دمہ کی حالت سے شفا دے سکتا ہے، اور آپکو ٹھیک کر سکتا ہے؟[بھائی کہتا ہے،''جی ہاں۔''-ایڈیٹر۔] آپ اِس پر ایمان رکھتے ہیں؟ تو پھر خوشی مناتے ہوئے، اور اپنی راہ پر جاتے ہوئے، کہیں،''خُداوند، تیرا شکریہ۔ میرا ایمان ہے میرا دمہ جا چکا ہے۔''

(235) آپ کیسے ہیں؟ آپ پریشان ہیں۔ آپ ایک لمبے عرصے سے پریشان ہیں۔ اِسکی وجہ ہاضمے کا السر آپ کے پیٹ میں ہے، اور، اُس نے آپ-آپ میں پیٹ کی تکلیف پیدا کر دی ہے۔ اور آپ چاہتے ہیں...... آپ اپنا رات کا کھانا کھانا چاہتے ہیں؟ تو جو مَیں آپ کو کرنے کو کہتا ہوں کیا آپ کرینگے؟ جائیں، اور خُداوند یسُوع کے نام میں، کھانا کھائیں۔

(236) کیا آپ پورے دِل کیساتھ ایمان رکھتی ہیں؟[بہن کہتی ہے،''ہاں مَیں رکھتی ہوں۔'' -ایڈیٹر۔] دیکھنے میں،تو آپ نہایت نوجوان عورت لگتی ہیں۔کیا آپ مُجھ پر اُسکا خادم ہونے کا یقین کرتی ہیں؟[''آمین۔''] کیا آپ ایمان رکھتی ہیں کہ خود،اُس،کلام کی،خصوصیت یہاں ہوسکتی ہے، اور اِس زمانہ کیلئے وعدہ ہے،''یہ کام جومَیں کرتا ہوں تم بھی کروگے''؟[''آمین۔'']مَیں شفانہیں دے سکتا۔اُس نے یہ کام پہلے ہی کردیا ہے؛لیکن اُسکی خصوصیت ہی اُسکو ظاہر کرتی ہے،وہی بتا سکتا ہے آپ کیساتھ کیا مسئلہ ہے۔آپکو عورتوں والی بیماری،یعنی زنانہ بیماری ہے۔[جی ہاں،جناب۔''] کیا آپ یہ ایمان رکھتی ہیں خُدا ابھی اِس سے شفا دے سکتا ہے؟[''جی ہاں۔آمین۔''] تو پھر اپنی راہ پر جائیں،یہ مزید آپ کونقصان نہیں دے سکتی۔اپنے پورے دِل کے ساتھ ایمان رکھیں۔

(237) کیا آپ مُجھ پر اُسکا خادم ہونے کا یقین کرتی ہیں؟[بہن کہتی ہے،''جی ہاں،جناب۔'' -ایڈیٹر۔]اگر خُدا مُجھ کو بتادے کہ آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے،تو آپ یقین کریں گی کہ یہ یسُوع مسیح کی خصوصیت ہے؟ یہ آپ کی کمر میں ہے۔لیکن اب یہ ختم ہوگئی ہے۔جائیں،اپنے پورے دِل کیساتھ ایمان رکھیں۔اعتقاد رکھیں۔

(238) خاتون،آئیں۔آپکو بھی پیٹ کی تکلیف ہے۔اپنے پورے دِل کیساتھ ایمان رکھیں، اور جائیں اپنارات کا کھانا کھائیں۔اِس تکلیف کو بھول جائیں۔یسُوع مسیح آپ کو شفا دیتا ہے۔

(239) آئیں۔آپ کی تکلیف آپ کا خون ہے۔آپ کو ذیابیطس ہے۔کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا آپکو اچھا کردیگا اور اِس سے آپ کو شفا دیگا؟ اپنی راہ پر جائیں،اور کہیں،''خُداوند،یسُوع، تیرا شکریہ،'' وہی آپ کو اچھا کرتا ہے۔جائیں،اور اپنے پورے دِل کے ساتھ ایمان رکھیں۔

(240) آئیں۔آپ کی کمر میں تکلیف ہے،کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا کمر کو ٹھیک کردیگا اور آپ کو اچھا کردیگا؟ اپنی راہ پر جائیں،اور شادمان ہوں،اور کہیں،''خُداوند یسُوع،تیرا شکریہ۔''

(241) آپکی کمر کیساتھ بھی کُچھ گڑ بڑ ہے۔بس آگے بڑھیں،اور کہیں،''خُداوند،تیرا شکریہ۔ مَیں شفا پا چکا ہوں۔'' اپنے پورے دِل کے ساتھ اِس پر ایمان رکھیں۔

(242) آپ کو بھی کمر کی تکلیف ہے۔آپ اِس کے متعلق کیا جانتے ہیں؟اب اپنے پورے دِل کیساتھ ایمان رکھیں،اپنی راہ پر جائیں اور شفا پائیں۔ایمان رکھیں یسُوع مسیح آپ کو شفا دیتا ہے۔ ''اگر تُو ایمان رکھے،تو سب کُچھ ممکن ہے۔'' ٹھیک ہے۔

(243) اچھا تو مَیں نے آپ سے کُچھ نہیں کہا تھا؛ صرف گزرا اور اپنے ہاتھ اُس پر رکھے، کیا آپ ایمان رکھتی ہیں کہ وہ ٹھیک ہو جائیگی؟ لوگ دیکھتے ہیں کہ کیا گڑ بڑ ہے۔ کیا آپ اعتقاد رکھتی ہیں کہ وہ ٹھیک ہو جائیگی؟ یہاں آئیں۔ یسُوع مسیح کے نام میں، مَیں نے اِس شیطان کو نکال دیا ہے۔ تا کہ خُدا کی قدرت سے یہ بچی شفا پائے۔ آمین۔ شک نہ کریں، کسی بھی حال میں شک نہ کریں، اور یہ بچی ٹھیک ہو جائیگی۔ اپنے پورے دِل کے ساتھ ایمان رکھیں۔

(244) اگر خُدا آپکو شفا نہیں دیتا، تو پھر آپ کسی دِن، جوڑوں کے درد کیساتھ ایک بیساکھی پر ہونگے۔ لیکن آپ ایمان رکھیں خُدا آپکو جوڑوں کے درد سے شفا دیتا ہے؟ تو پھر جائیں، اور کہیں، ''خُداوند، تیرا شکریہ۔ مَیں تُجھ پر ایمان رکھتا ہوں، اور تُو مُجھے اچھا کرتا ہے۔'' ٹھیک ہے۔

(245) اب آئیں۔ یہ سچ ہے یہ آپکا زمانہ ہے۔ آپ واقعی پریشان ہیں۔ رات کو دیر کی وجہ سے، آپ واقعی پریشان ہیں۔ جب آپ کام اور باقی سب کُچھ کرتے ہیں، آپ واقعی پریشان ہیں۔ کیا اب آپ ایمان رکھتے ہیں؟ تو پھر یہ چیز آپ کو مزید پریشان نہیں کریگی۔ اپنی راہ پر جائیں، اور کہیں، ''خُداوند یسُوع، تیرا شکریہ۔''

(246) جناب، آئیں۔ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا دِل کی تکلیف سے شفا دیتا ہے؟ [بھائی کہتا ہے، ''جی ہاں۔'' -ایڈیٹر۔] آپکا دِل ٹھیک ہو جائیگا؟ آگے بڑھتے رہیں، اور کہیں، ''خُداوند، تیرا شکریہ۔ مَیں اپنے پورے دِل کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں۔''

(247) خُدا ٹی بی سے، بھی شفا دیتا ہے، اور اچھا کرتا ہے۔ جناب، کیا آپ اپنے پورے دِل کے ساتھ، اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں؟ [بھائی کہتا ہے، ''مَیں اِس پر ایمان رکھتا ہوں۔'' -ایڈیٹر۔] ٹھیک ہے۔ اپنی راہ پر جائیں اور شادمانی کریں، اور کہیں، ''خُداوند یسُوع، تیرا شکریہ۔''

(248) آپ کے بارے میں جو وہاں ہیں کیا خیال ہے، کیا آپ ایمان لاتے ہیں؟ سامعین کے کیسے خیالات ہیں؟ آپ سامعین میں سے بھی اب کُچھ ایمان لائے ہیں۔

(249) یہ آدمی یہاں، پھیپڑوں کی نالی کی تکلیف کیساتھ بیٹھا ہوا ہے، کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا پھیپڑوں کی نالی کی تکلیف سے شفا دے گا؟ ٹھیک ہے، تو پھر، جو کُچھ آپ نے مانگا ہے آپ اُسے پا سکتے ہیں۔ آمین۔

(250) اِس شخص کے پیچھے جو آدمی بیٹھا ہوا ہے، اُسے ہائی بلڈ پریشر ہے۔ کیا آپ ایمان رکھتے

ہیں خُدا آپکو آپ کے ہائی بلڈ سے شفا دے گا؟ جناب، یہ آپ کو چھوڑ گیا ہے۔مَیں اِس شخص کو نہیں جانتا، اور اپنی زندگی میں اِسے کبھی نہیں دیکھا۔

(251) بولیں، جناب، کیا آپ یقین کرتے ہیں کہ یہ اینٹھن کی تکلیف آپکے پٹھوں میں ہے، جو اعصابی لحاظ سے پٹھوں کا سکڑنا ہے، کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا آپکو اِس تکلیف سے شفا دیگا؟ کیا آپ یقین کرتے ہیں؟ اگر آپ یقین کرتے ہیں تو پھر اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔ٹھیک ہے۔

(252) آپ کی بیوی یہاں بیٹھی ہوئی ہے، اور وہ ہڈیوں کی بیماری سے پریشان ہے۔بہن جی، اگر آپ بھی، ایمان رکھتی ہیں تو یہ بیماری آپکو چھوڑ چکی ہے۔

(253) وہ عورت جو ٹھیک ہمارے پیچھے بیٹھی ہوئی ہے، اُسے ورم ہے۔خاتون، کیا آپ ایمان رکھتی ہیں کہ خُدا آپکو آپ کے ورم سے شفا دے گا؟

(254) یہاں ایک خاتون کوٹ پہنے ہوئے ہے، وہ یہاں، لال کوٹ پہنے ہوئے ہے۔وہ وہاں بیٹھی ہوئی ہے۔اُسکو بھی، ہڈیوں کی بیماری ہے۔کیا آپ ایمان رکھتی ہیں کہ خُدا آپکو ہڈیوں کی بیماری سے شفا دے گا؟ اگر آپ اِس بات پر ایمان رکھتی ہیں، تو اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔

(255) آج رات، اِس جگہ پر جو کوئی بھی یہ ایمان رکھتا ہے کہ یسُوع مسیح کی خصوصیات ہمارے درمیان موجود ہیں، تو اپنا ہاتھ اُٹھائے، اور کہے، ”مَیں اِس بات پر ایمان رکھتا ہوں۔“ [جماعت خوش ہوتی اور کہتی ہے، ”مَیں اِس بات پر ایمان رکھتا ہوں!“ -ایڈیٹر۔]

(256) تمام جو اِس جگہ پر موجود ہیں، کیا اُسے اپنا شافی قبول کرینگے، اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں، اور کہیں، ”مَیں اِس پر ایمان رکھتا ہوں۔“ کھڑے ہو جائیں۔اپنی کرسیوں سے، یا جہاں کہیں بھی ہیں، کھڑے ہو جائیں۔یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔اور مَیں خُداوند خُدا کے نام سے، آپ کو اُس کے حوالے کرتا ہوں۔

خُدا اپنی شناخت اپنی خصوصیات سے کرواتا ہے

(God Identifying Himself By His Characteristics)

URD64-0320

یہ پیغام برادر ولیم میریئن برینہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں جمعہ کی شام، 20 مارچ، 1964 ، ڈینہم اسپرنگس ہائی اسکول اِن ڈینہم اسپرنگس ،لوزیانہ، یو۔ایس۔اے۔ میں دیا گیا، جوکہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا۔

URDU

©2017 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیزII، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جوکہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org